عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۱۲

ادیٔ عالم کے اوصافِ حسنہ ○ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

ادیانیت یہودیت کا چربہ ہے ○ مرزا غلام قادیانی کے دو شرمناک فریب

سیّدنا فاروقِ اعظم رضؓ

عدل اور انصاف ہیں زیبِ دبستانِ عمرؓ
مطلعِ صبحِ شجاعت ہے گریبانِ عمرؓ

عرصۂ عہدِ خلافت اک مثالی دور تھا
شامِ تیرہ پر گراں صبحِ درخشانِ عمرؓ

ہوگئی مقبول آخر سرورِ دیںؐ کی دُعا!
جگمگایا نور کی کرنوں سے ایوانِ عمرؓ

اللہ اللہ یہ مقام و مرتبہ فاروقؓ کا
دل شہہِ جنّؐ و بشر کا اور ارمانِ عمرؓ

دیکھنے کو تیغ وہ لے کر گئے آقاؐ کے گھر
کون کہہ سکتا تھا ساتھ آیا ہے ایمانِ عمرؓ

جنگِ خیبر میں ہوئے تیغ آزما اس شان سے
فتح کی بنیاد ٹھہری عظمت و شانِ عمرؓ

بے بسوں کی دردمندی اسوۂ فاروقؓ ہے
بے کسوں پر سایۂ شفقت ہے دامانِ عمرؓ

گشتِ طیبہ کے گلی کوچوں میں اُن کا رات بھر
زندگی پر آج تک باقی ہے احسانِ عمرؓ

ہو کوئی مفلس کہ طالب ہو کوئی انصاف کا
تھی مسلمانوں کی خاطر وقف اک جانِ عمرؓ

زندگی کا گوشہ گوشہ ہو رہا تھا فیضیاب
ظلمتوں میں نور پہنچاتا تھا ایوانِ عمرؓ

دین و دنیا کے مسائل اور تنظیمی امور!
ضامنِ خوشحالیٔ ملّت ہے فیضانِ عمرؓ

عدل، ایمان، دوستی، اخلاق، دانش، آگہی!
کتنی شمعوں سے منوّر ہے شبستانِ عمرؓ

تھیں فتوحاتِ عمرؓ چاروں طرف پھیلی ہوئی
روشنی کرتی رہی شمعِ فروزانِ عمرؓ

جاؤں غازیؔ حشر میں جس وقت میں پیشِ خُدا!
ہو نظر میری نبیؐ پر، سر پہ دامانِ عمرؓ

مسلم غازیؔ

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۵ تا ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اگست ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۲

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر ـــــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف مظاہری
بارباڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ـــــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ـــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــــ ۳۷۵ روپے
ایشیا ـــــ ۳۷۵ روپے

کیا جنرل ضیاء الحق بھی کافر ہو گئے؟

ربوہ سے شائع ہونے والا ماہنامہ انصار اللہ جون ۸۸ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے اس میں وہ وہ آیتیں جو دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ جس وقت مسلمان قلیل تعداد میں تھے اور اکثریت کفار کی تھی۔ اور وہ کفار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے، گالیاں دیتے، خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور یہاں تک کہ پتھر مار کر آپ کو لہولہان کرتے، نادانی اور جہالت سے آپ کی دعوت اور رسالت کا انکار کرتے تھے۔ وہ ساری کی ساری آیتیں پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں پر چسپاں کر دیں۔ اور انہیں ابوجہل و ابولہب سے جا ملایا۔ اس میں صدر محمد ضیاء الحق ہوں یا مسلح افواج کے سربراہ، صوبے کے گورنر ہوں یا وزرائے اعلیٰ، عالم اسلام کے حکمران ہوں یا عوام۔ الغرض جہاں بھی اور جتنی بھی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ وہ سب کے سب بقول مرزائی اداریہ نگار کے لا یشکرون، لا یعلمون، لا یومنون اکثرھم فاسقون — لا یعقلون — ھم الکافرون — یجھلون — اکثرھم مشرکین۔ یعنی جاہل، بے علم، بے ایمان، فاسق بے عقل، کافر اور مشرک ہیں۔

اس کے برعکس شکرگزار، عالم، مومن، عقلمند اور مسلمان کون ہوئے؟ مٹھی بھر قادیانی جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔

چلئے! اس بہانے قادیانیوں نے یہ تو تسلیم کیا کہ وہ اقلیت میں ہیں اور جس طرح یہاں چوہڑے چماروں اور بھنگیوں کی حیثیت ہے۔ قادیانیوں کی بھی وہی حیثیت ہے۔

رہا ان کا یہ فلسفہ کہ اکثریت بے ایمان، کافر، مشرک، جاہل ہوتی ہے۔ اور کسی گروہ کا اقلیت ہونا اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ تو چوہڑے چمار اور بھنگی بھی اقلیت میں ہیں اور یہودی بھی اقلیت میں ہیں۔ ممکن ہے قادیانی ان کے مقابلے میں اکثریت میں ہوں۔ ظاہر ہے کہ چوہڑے، چمار، بھنگی اور یہودی اپنے کو سچا ہی سمجھتے ہیں۔ اس لیے اگر قادیانی فلسفہ صحیح ہے تو قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ مرزا غلام قادیانی پر لعنت بھیج دیں اور چوہڑے، چماروں اور بھنگیوں کے عقائد اپنا لیں یا یہودی بن جائیں۔

علاوہ ازیں چور، ڈاکو اور جرائم پیشہ لوگ بھی اقلیت میں ہیں۔ اس فلسفہ کے مطابق وہ بھی کہہ سکتے ہیں ہم چونکہ اقلیت میں ہیں اور جو لوگ اکثریت کے بل بوتے پر ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ جاہل اور بے عقل ہیں وغیرہ وغیرہ

رہا یہ سوال کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اس لئے وہ یہودیوں اور چوہڑے چماروں کی صف میں شامل نہیں ہو سکتے تو ہم یہ کہیں گے کہ امت مسلمہ میں جتنے بھی جھوٹے نبوت کے دعوے دار گذرے ہیں مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا تے قادیانی تک ان کا اور ان کے پیروکاروں کا یہی دعویٰ تھا کہ ہم مسلمان ہیں وہ کلمہ بھی یہی پڑھتے تھے۔ نمازیں بھی ادا کرتے تھے۔ ایسے جھوٹے مدعیان نبوت اور اس کے پیروکاروں کو اس دور کے علماء نے مرتد، زندیق اور کافر قرار دیا۔ اس وقت کے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار یہی دلیلیں پیش کرتے تھے جو آج مرزائی پیش کرتے ہیں۔ بلکہ مرزائیوں نے یہ دلیلیں انہی کی کتابوں سے سرقہ کی ہیں۔ اگر وہ سچے نہیں تھے تو مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار بھی ہرگز ہرگز سچے نہیں ہو سکتے۔

کیا مرزائی اداریہ نگار کی نظر سے سورہ منافقون نہیں گذری جس میں صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ وہ بھی مرزائیوں کی طرح برملا کہتے تھے۔ نشھد انک لرسول اللہ۔ لیکن خدائے پاک نے ان کے کلمہ پڑھنے، نماز پڑھنے، مسجد (مسجد) بنانے کو قبول نہیں فرمایا اور صاف فرما دیا۔ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون۔ دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں منافقین اقلیت میں تھے۔ قادیانی فلسفہ کے مطابق وہ بھی سچے قرار پائیں گے۔

یہاں ہم یہ بات بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانی، کافر، مرتد اور زندیق تو تھے ہی۔ منافقت سے بھی کام لیتے ہیں۔ اس سے بڑی منافقت اور کیا ہوگی کہ جب وہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ـــــــ ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین ـــــــ دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

لیکن دوسری طرف ان کے اس دور کے عیسائی حکمرانوں سے گہرے روابط تھے۔ یہاں تک کہ ان کی اطاعت کو اہم ترین فرض قرار دیا۔ اس طرح مسلمانوں میں مسلمان بننے کی کوشش کرتے اور عیسائی حکمرانوں سے مل کر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں معروف رہتے۔ جب ان سے کہا جاتا کہ ایک طرف عیسائیوں سے روابط بھی ہیں اور دوسری طرف ان کے پادریوں سے بحث مباحثے اور مناظرے بھی کرتے ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام اور پادریوں کو گالیاں بھی دیتے ہو۔ یہ کیا ڈھنگ ہے تو آنجہانی مرزا قادیانی نے جواب میں کہا۔

"ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحث بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں اور میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر سخت ہو گئی تو یہ . . . تو یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تا سریع الغضب، انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں۔ اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لیے یہ طریقہ کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضے کے بعد میں کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔" (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۳ ص ۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اس عبارت نے نہ صرف مرزا قادیانی بلکہ اس کی ذریت کی منافقت ظاہر کر دی کہ وہ اگر عیسائیت کے خلاف کام کرتے نظر آتے ہیں تو محض مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے لیے۔ بتلائیے اس سے بڑی منافقت بلکہ دجل اور کیا ہو سکتا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے دربار میں اپنی امتوں کے ساتھ آئیں گے تو کسی نبی کے ساتھ ایک امتی ہوگا کسی کے ساتھ دو۔ کسی کے ساتھ اس سے زیادہ مگر سب سے زیادہ امت میرے ساتھ ہوگی۔ مرزائی ادارہ کا راپنے فلسفی کی رو سے جواب دے کہ کیا حضور کی امت کی کثرت سب کی سب کافروں، جاہلوں، مشرکوں پر مشتمل ہوگی؟ العیاذ باللہ۔

بات واضح ہے کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے کا نام اسلام نہیں بلکہ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام اسلام ہے۔ جو مرزائیوں کے ہاں مفقود ہے وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کا ایمان ہے کہ۔

- مرزا قادیانی خدا تھا۔ جیسا کہ مرزا نے خود لکھا۔ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین بھی کر لیا کہ واقعی میں خدا ہوں۔"
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کے چاند ہیں۔ اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔ العیاذ باللہ۔
- انبیاء کی توہین خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینا ان کا جزو ایمان ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے گالیاں دیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض ایسے بے شمار شواہد ہیں جن سے مرزائی اقلیت کا کافر ہونا ظاہر و باہر ہے۔ مرزائیوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چوراہے میں کھڑے ہو کر لوگوں کو جمع کرتا ہے اور پھر یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں کلمہ پڑھتا ہوں۔ لیکن ابھی مجھ پر کفر کا فتویٰ لگ جائے گا۔ اور یہ پیشگوئی میری پوری ہو جائے گی۔ اور پھر زور سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ پڑھتا ہے اور کلمہ پڑھ کر کہتا ہے۔ میں اللہ ہوں: میں نبی ہوں، میں محمد ہوں، میں مسیح ہوں، میں مہدی ہوں۔ الغرض میں سب کچھ ہوں جس پر لوگوں نے شور مچا دیا کافر ہے، کافر ہے۔ جب ہر طرف سے کفر کا فتویٰ لگ گیا تو کہنے لگا۔ دیکھا میں نے پہلے ہی پیشگوئی کر دی تھی کہ مجھ پر کفر کا فتویٰ لگے گا۔ وہ لگ گیا۔ اور میری پیشگوئی پوری ہو گئی۔ الغرض مرزائی تمام گندے عقائد رکھنے کے باوجود اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور جب مسلمان ان کی اپنی تحریرات سے ان کو کافر ثابت کرتے ہیں۔ تو کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کفار مکہ اکثریت میں تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اپنی پوری جماعت کے اقلیت میں تھے۔ ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ ہمارے ساتھ بھی وہی ہو رہا ہے۔ اور جو ہمارے مخالف ہیں۔ وہ بھی ابوجہل اور ابولہب کی طرح ہیں۔

ضرورت سے زائد مال کا اصل مصرف

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

نمبر۲: حضورؐ کا ارشاد گزرا کہ جو چیز ضرورت سے زائد ہو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے، بچا کر رکھنا برا ہے۔ نمبر۳: حضورؐ کا پاک ارشاد گزرا کہ گن گن کر خرچ نہ کر جتنا بھی ہو سکے خرچ کر ڈال۔ نمبر۴: یہ واقعہ گزر چکا کہ ایک بکری ذبح کی گئی اور بجز ایک شانہ کے گوشت کے ساری تقسیم کر دی گئی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کتنی تقسیم ہو گئی تو عرض کیا گیا کہ ایک شانہ باقی رہ گیا اور باقی سب خرچ ہو چکی۔ حضورؐ نے فرمایا وہ ساری باقی ہے اس شانہ کے علاوہ۔ اس قسم کے بہت سے ارشادات فصل اول میں گزر چکے ہیں۔ اس لیے اس سے قطع نظر کہ واجب کیا ہے، مندوب و مستحب کیا ہے، اپنے کام آنے والا صرف وہی مال ہے جو اپنی زندگی میں آدمی آگے بھیج دے۔ اگر اس محنت و مشقت سے کمائی ہوئی چیز کو اپنی ضرورت کے وقت کام آنے کے لیے کہیں محفوظ کرنا ہے تو وہ صرف اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے جس کا نفع آخرت میں تو ہے ہی دنیا میں بھی زیادہ سے زیادہ ہے کہ بلاؤں کے دور ہونے میں، امراض سے صحت ہونے میں صدقہ کو زیادہ سے زیادہ دخل ہے، برے خاتمہ سے اس کی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے۔ حضورؐ کا مشہور ارشاد ہے کہ قابل رشک دو آدمی ہیں، ایک وہ جس کو اللہ جل شانہ نے قرآن پاک عطا فرمایا ہو کہ وہ رات دن اس کی تلاوت میں اس پر عمل کرنے میں منہمک رہے، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ جل شانہ نے بہت مال عطا کیا ہو، وہ ہر وقت اس کو اللہ کے راستہ میں لٹانے پر تلا ہوا ہو۔ (مجمع الزوائد) حضورؐ کا پاک ارشاد دوسری فصل کے ۳ پر گزر چکا کہ سرمایہ دار بڑے خسارہ میں ہیں بجز اس شخص کے جو دونوں ہاتھوں سے ادھر ادھر دائیں بائیں آگے پیچھے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا رہے اور نمبر۲ پر حضورؐ کا پاک ارشاد گزر چکا کہ وہ حقیقت میں مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔ غرض اس رسالہ میں پہلی فصلوں میں تفصیل سے یہ مضمون گزر چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کی ہرگز یہ شان نہیں ہے کہ مال کو جمع کر کے رکھے۔ اس کی صحیح مثال بالکل پاخانہ کی سی ہے کہ وہ ضروری تو اتنا کہ ایک دو دن نہ ہو تو حکیم اور ڈاکٹر دوائیں وغیرہ سب ہی کچھ آدمی کرنے پر مجبور ہے لیکن اگر مقدار سے زائد آنے لگے تو اس کو بند کرنے کے لیے بھی حکیم اور ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور اگر کوئی شخص پاخانہ کو اس وجہ سے کہ وہ اتنی اہم اور ضروری چیز ہے اپنے گھر میں محفوظ رکھے کہ بڑی مشقت سے حاصل ہوتی ہے تو مکان بھی سڑ جائے گا، دماغ بھی سڑ جائے گا، امراض بھی بکثرت پیدا ہو جائیں گے۔ بعینہ یہی صورت اس مال کی ہے کہ ضروری تو اتنا کہ اگر چند روز کچھ نہ ملے تو سارے جتن اس کے لیے بھی کرنا پڑیں لیکن اس کے باوجود اتنا ہی گندہ ہے کہ اگر اس کو فوراً مجبوری سے زائد مقدار کو پاخانہ کی طرح سے گھر سے نہ نکالا جائے تو تکبر اس سے پیدا ہوتا ہے، غرور اس سے پیدا ہوتا ہے، تفاخر اس سے ہوتا ہے، دوسروں کو ذلیل و حقیر سمجھنا اس سے ہوتا ہے، آوارگی عیاشی اس کا ثمرہ ہے۔ غرض ہر قسم کی آفات اس پر مسلط ہیں۔ اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اپنی اولاد کے لیے ہے

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا رزق بقدر کفایت عطا فرما۔

یعنی زیادہ ہو ہی نہیں جس پر فسادات مرتب ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سید عام طور پر زیادہ متمول نہیں ہوتے، ایک دو کا متمول ہو جانا اس کے منافی نہیں، اکثریت ایسی ہی ملے گی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف و کرم سے اس کی ناپاک حقیقت کو اس ناپاک پر بھی واضح کر دے تو کیسے لطف کی زندگی میسر ہو۔

نمبر۸: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو قحط میں مبتلا فرماتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ ثقات کذا فی الترغیب وفی الباب روایات کثیرۃ فی الترغیب والکنز وغیرھما)

ف: قحط کی وبا ہم لوگوں پر ایسی مسلط ہو رہی ہے کہ اس کی حد نہیں۔ ہزاروں تدبیریں اس کے زائل کرنے کے واسطے کی جاتی ہیں لیکن کوئی کارگر نہیں ہوتی ہے اور جب حق تعالیٰ شانہ کوئی وبال کسی گناہ پر اتار دیں دنیا میں کسی کی طاقت ہے کہ اس کو ہٹا سکے، لاکھ تدبیریں کیجیے ہزاروں طرح کے قانون بنائیے جو چیز مالک الملک کی طرف سے مسلط ہے وہ تو اسی کے ہٹانے سے ہٹ سکتی ہے۔ اس نے مرض بتا دیا اس کا صحیح علاج بتا دیا، اگر مرض کو زائل کرنا مقصود ہے تو صحیح علاج اختیار کیجیے۔ ہم لوگ امراض کے اسباب خود پیدا کرتے رہیں اور اس پر روتے رہیں کہ امراض بڑھ رہے ہیں یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم میں جو حوادث اور مصائب آتے ہیں ان پر اور ان کے اسباب پر خاص طور سے متنبہ فرما دیا جس کو بندہ مختصر طور پر اپنے "رسالہ الاعتدال" میں لکھ چکا ہے، یہاں ان کا اعادہ تطویل کا سبب ہے۔ کسی کا دل چاہے تو اس میں دیکھ لے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے اہتمام سے امور پر متنبہ فرمایا کہ جب

باقی ص ۱۷ پر

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

ان معجزات کے بیان میں جن کا تعلق مٹی سے ہے

صحیحین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا، میں نے اسے قریب آتا ہوا دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تو اب ایک شخص نے پکڑ ہی لیا ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا، غمگین نہ ہو اور کوئی فکر نہ کرو، خدا تمہارے ساتھ ہے، پھر آپؐ نے سراقہ کے لیے بددعاء فرمائی، جس کا اثر یہ ہوا کہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، سراقہ نے کہا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں ساتھیوں نے میرے اوپر بددعاء کی ہے۔ اب دعاء کرو کہ میں اس مصیبت سے نجات پا جاؤں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہاری تلاش میں جو کوئی نکلا ہوگا، اس کو واپس کر دوں گا،

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اس کو نجات ملی، اس کے بعد سراقہ سے جو ملا، اس سے یہ کہتا کہ اس طرف محمدؐ اور ان کے ساتھی نہیں ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس معجزہ سے ملتا جلتا ہے، جس سے قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا تھا۔

بیضاوی وغیرہ میں موسیٰؑ کے واقعہ معجزہ کو یوں مذکور کیا گیا ہے کہ قارون موسیٰؑ کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا، لیکن قارون چونکہ آپ کا چچا زاد بھائی تھا، اس لیے آپ درگزر فرمادیا کرتے تھے۔

جب مال پر زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اس وقت حضرت موسیٰؑ نے قارون سے مطالبہ کیا کہ تو ہزار درہم سے ایک درہم زکوٰۃ ادا کر دیے، اس نے حساب لگایا تو اس حساب سے بھی بہت سارا مال نکلتا تھا، جو زکوٰۃ میں ادا کرنا پڑتا۔

پس قارون نے ترکیب سوچی کہ موسیٰؑ کو بنی اسرائیل میں تہمت لگا کر مجرم ثابت کرے، تاکہ لوگوں کا عقیدہ ان سے ہٹ جائے، چنانچہ اس نے بہت سارا مال دے کر ایک فاحشہ عورت کو بدکاری کی تہمت کے لیے تیار کیا، حضرت موسےؑ عید کے دن خطبہ میں وعظ فرما رہے تھے، جس میں چوری پر ہاتھ کاٹنے اور زنا پر کوڑے لگانے اور سنگسار کرنے کی تلقین فرما رہے تھے، قارون نے کہا اگر تم نے ایسا جرم کیا ہو تب؟ موسیٰؑ نے فرمایا، مجھ کو بھی یہی سزا ملنی چاہیے۔

تب قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کی فلاں عورت کے ساتھ تمہاری بدکاری کا چرچا ہے، آپؑ نے اس عورت کو بلایا اور اس کو خدا کی قسم دے کر پوچھا تو عورت نے صاف صاف بات کہہ دی کہ یا نبی اللہ مجھ کو قارون نے مال دے کر تہمت لگانے پر آمادہ کیا ہے۔

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے درگاہِ خداوندی میں سجدہ کرکے قارون کے حق میں بددعاء فرمائی، وحی نازل ہوئی کہ موسیٰؑ ہم نے زمین کو تمہارے تابع بنا دیا، جو چاہو حکم کرو۔

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا،

یاارض خذیہ

"اے زمین قارون کو پکڑ لے"

چنانچہ زمین نے گھٹنوں تک قارون کو اپنے اندر لے لیا، اور دھنسا دیا، پھر آپ نے فرمایا کہ "زمین! قارون کو پکڑ لے" اس پر زمین اس کو کمر تک نگل گئی،

پھر آپ نے فرمایا،

"زمین اسے پکڑ لے"

چنانچہ اس وقت زمین نے قارون کو پورے طور پر دھنسا لیا۔

جس وقت سے زمین نے قارون کو دھنسانا شروع کیا تھا، وہ برابر عاجزی و زاری حضرت موسیٰؑ سے کرتا تھا، مگر آپ نے اس پر کچھ رحم نہ کیا، اس پر خدا نے بذریعہ وحی فرمایا کہ!

"اے موسیٰؑ! قارون نے تم سے اتنی عاجزی و زاری کی، اگر میرے حضور میں ایک بار بھی دعا کرتا تو میں قبول کر لیتا۔

اس کے بعد بنی اسرائیل نے کہنا شروع کیا کہ! موسیٰؑ نے قارون کو اس لیے دھنسایا ہے تاکہ اس کے مال پر قبضہ کر لیں، تب موسیٰؑ نے پھر بددعا کی تو قارون کا مکان اور سب مال و اسباب زمین میں دھنسا دیا گیا۔

سراقہ بن مالک کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اس سے ملتا جلتا ہے لیکن اس میں آپ کی رحمت کی شان نمایاں ہے۔ سراقہ نے جب آنحضورؐ سے عاجزی کی تو آپؐ نے اس پر رحم فرمایا بلکہ یہاں تک کہ ہمیشہ کے لیے سراقہ کے حق میں امن وامان کا پروانہ لکھ کر دے دیا اور یہ بشارت بھی دی کہ کسریٰ

باقی صفحہ 14 پر

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ

از فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب

اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے افضل، سب سے اکمل، سب سے اعلیٰ سب کے ہادی و ملجا خدا کے وہ رسول اور حبیب ہیں جو عرب کے شریف ترین خاندان، قریش کے بہترین گھرانے بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا سایہ ولادت سے پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ دادا اور دادا کے بعد چچا نے تربیت اور پرورش فرمائی۔

کسی مکتب میں نہیں بیٹھے۔ کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔ بچپنے میں حلیمہ سعدیہؓ کے گھران کے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے میں مشغول رہے۔ ہوش سنبھالا تو گھر والوں کو بتوں کے سامنے سجدہ کرتے، قربانیاں چڑھاتے ہوئے دیکھا۔

کسی اعلیٰ سوسائٹی مہذب کلب، تعلیمی اسکول اور کالج کا عرب میں وجود ہی نہ تھا۔ وہی صنم پرستی شراب نوشی، قماربازی جنگ وجدال تفاخر کبر و نخوت آپ کے ماحول میں بھی پھیلی ہوئی تھی جو تمام عرب کو محیط تھی۔ اس ماحول و گرد و پیش کے تمام حالات و واقعات کے باوجود خدائے فیاض کی طرف سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور نفس قدسی صفات میں جو کمالات ودیعت رکھے گئے تھے ان کا ظہور اس شان و شوکت کے ساتھ ہوا کہ کائنات ارضی و سماوی کا ذرہ ذرہ اس کا شاہد ہے۔

خالق کے ساتھ تعلق اور مقام عبدیت کے شیون مطہرہ تو بہت طویل ہیں۔ ہم اس وقت نہایت مختصر طور پر صرف ان مکارم اخلاق کے متعلق ذکر کرنا چاہتے ہیں جو معاشرت اور باہمی زندگی گزارنے میں خلقِ خدا کے ساتھ برتے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک ایک پر غور و فکر کرو اور دیکھو کہ ایک یتیم بچے کے یہ ملکات فاضلہ اور اوصاف حسنہ راسخہ اگر خلاق عالم کے فیض محبت و رأفت کے عطا کردہ نہ تھے تو کس کالج کے درجہ تکمیل کے شرمندۂ احسان تھے اور دنیا بھر کے بہترین سے بہترین تعلیم یافتوں اور تہذیب پروردوں میں سے کوئی نظیر یا مثل پیش کرو۔

پھر دوسری طرف یہ بھی دیکھو کہ اس مظہر صفات قدسیہ کے نام لینے والوں اور کلمہ پڑھنے والوں میں سے کتنے ہیں جو اپنے طرز عمل سے ان خصائل حمیدہ اور شمائل پسندیدہ کا نمونہ پیش کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ سیرت مبارک کے دفتروں میں سے ایک چھوٹی سی تاریخ ہے اس پر اپنے اعمال و اخلاق کا جائزہ لو اور خود ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر انصاف کرو کہ کہاں تک تم اپنے ہادی اپنے راہنما، اپنے شفیع اپنے پیشوا کے نقش قدم پر چلتے ہو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا سے واقف اور ایک ایک اشارہ کے جاننے پہچاننے والے تھے۔ ان سے حضور کی سیرت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم البشر

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ رو کشادہ جبیں رہتے تھے یعنی لوگوں سے ملنے جلنے میں کسی وقت آپ کو چیں بہ جبیں ابروؤں پر بل پڑے ہوئے تیوری کو چڑھائے ہوئے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ باوجودیکہ خشیت خداوندی اور فکر آخرت اور غم امت سے حضور دل میں متواصل الاحزان یعنی غمگین و متفکر رہتے تھے مگر خلق خدا کے ساتھ ملنے جلنے میں اس دلی رنج و غم کو مطلقاً ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ ایسی کشادہ پیشانی اور خندہ پیشانی سے ملتے کہ سوائے مخصوص محرمان راز کے کوئی آپ کے واردات قلبیہ سے مطلع نہیں ہوتا تھا۔

✱ سہل الخلق لین الجانب

اور نرم خو نرم طبیعت مہربان تھے یعنی کشادہ روی کے ساتھ آپ کی عادت شریفہ میں نہایت نرمی اور لطف و مہربانی تھی۔ خشونت اور درشتی ایذا اور سختی کا حضور کے اخلاق گرامی میں نام و نشان نہ تھا۔

✱ لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب ولا فاش

بدگو، سخت دل چیخ و پکار کرنا شور مچانا زور زور سے باتیں کر کے مخاطب کو سہمانا حضور کا شیوہ نہ تھا۔ عملی یا قولی فحش کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔

✱ ولا عیاب ولا مشاح

نہ حضور کسی کو عیب لگاتے تھے نہ کسی کی عیب جوئی کرتے تھے اور نہ تنگ دلی فرماتے تھے یعنی جو شخص کوئی حاجت پیش کرتا تو اس کی حاجت روائی میں نہایت وسعتِ قلب سے کام لیتے اور کسی قسم کی تنگ دلی یا بخل کو کام میں نہ لاتے۔

✱ یتغافل عما لا یشتہی

ناپسندیدہ باتوں سے تغافل اور اعراض فرماتے تھے۔ یعنی اگر کسی خادم کسی دوست گھر کے کسی آدمی سے کوئی ناپسندیدہ کام صادر ہو جاتا تو ایسے تغافل کے ساتھ گذر جاتے کہ گویا آپ کو خبر نہیں ہوئی یا آپ نے دیکھا ہی نہیں۔ یہ عادت نہ تھی کہ لوگوں کی غلطیوں کو اور خطاؤں کو کرید کرید کر باز پرس اور سختی فرمائیں اور ان کو ہر وقت طعن و تشنیع کرتے رہیں۔

✱ ولا یأس منہ راجیہ ولا یخیب فیہ

یعنی حضور سے کوئی امیدوار مایوس نہیں ہوتا تھا اور نہ محروم کیا جاتا تھا۔ اگر کوئی امیدوار امید لے کر آتا تو حضور کی جانب سے مایوس نہیں جاتا تھا۔ اگر اس کی مانگی ہوئی چیز نہ بھی ہوتی اور اسے نہ بھی ملتی جب بھی وہ اس بات کا یقین لے کر جاتا کہ حضور نے مجھے اپنی طرف سے مایوس نہیں فرمایا۔ نہ ہونے کی وجہ سے میں محروم رہا۔ اگر حضور کے پاس یہ چیز ہوتی تو ضرور مجھے عطا فرماتے۔

✳ ترك نفسه من ثلاث المراء والاكثار وما لا يعنيه۔

حضور نے اپنے نفس کو تین باتوں سے بالکل پاک اور علیٰحدہ کر لیا تھا:

۱۔ لوگوں سے جھگڑنا۔

۲۔ زیادہ باتیں کرنا۔

۳۔ لایعنی غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا۔

یعنی نہ تو لوگوں سے جھگڑتے تھے اور نہ زیادہ لغو فضول باتیں کرتے تھے اور نہ بیکار، ولایعنی اور غیر مفید کاموں میں مشغول ہوتے۔ ٹھیک اور سچی اور حق بات نرمی اور ملائمت سے کرتے اور جو بات دنیا یا دین میں مفید ہوتی اتنی ہی بات کرتے اور بیکار کام جس کا دین و دنیا میں کوئی فائدہ نہیں کبھی اختیار نہ کرتے۔

✳ وترك الناس من ثلاث لا يذم احدا ولا يعيبه ولا يطلب عورته۔

اور لوگوں کو اپنی طرف سے تین باتوں سے مامون و مطمئن فرما دیا تھا۔

۱۔ کسی کی مذمت نہیں فرماتے تھے۔

۲۔ کسی کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے۔

۳۔ کسی کے چھپے ہوئے معائب تلاش نہیں کرتے تھے۔

✳ ولا يتكلم الا فيما رجا ثوابه

صرف وہی بات کرتے جس کے ثواب کی حضرت حق سے امید ہوتی یعنی جو بات کرتے ثواب کی نیت سے کرتے

باقی ص ۳ پر

روشن ستارے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

نام و نسب:۔ شداد نام ابو یعلیٰ و ابو عبدالرحمٰن کنیت، قبیلہ خزرج کے خاندان نجار سے ہیں اور حضرت حسان بن ثابتؓ شاعر مشہور کے بھتیجے ہیں سلسلہ نسب یہ ہے، شداد بن اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو ابن مالک بن نجار بن تعلبہ بن عمرو بن خزرج:

اوس بن ثابت شداد کے پدر گرامی تھے۔ عقبۂ ثانیہ اور بدر کی شرکت کا فخر حاصل کر چکے تھے، غزوۂ احد میں شہادت پائی۔ والدہ کا نام صریمہ تھا۔ اور بنو نجار کے خاندان عدی سے تھیں۔

اسلام:۔ باپ چچا اور تقریباً تمام خاندان مشرف با اسلام ہو چکا تھا، شداد بھی انہیں لوگوں کے ساتھ ایمان لائے۔

غزوات اور عام حالات:۔ چونکہ کم سن تھے غزوات میں شاذ و نادر حصہ لیا۔ امام بخاری نے لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے لیکن صحیح نہیں۔ عہد نبوت کے بعد شام میں سکونت اختیار کی، فلسطین بیت المقدس اور حمص میں قیام پذیر رہے۔

وفات:۔ ۵۸ھ میں بعمرہ ۷۵ سال انتقال فرمایا اور بیت المقدس میں دفن ہوئے۔

اولاد:۔ حسب ذیل اولاد چھوڑی، یعلیٰ، محمد

فضل و کمال:۔ فضلاء صحابہ میں تھے، حضرت عبادہ بن صامت کہ اساطین امت میں تھے اور صحابہ کے عہد میں علم و فنون کا مرجع تھے، فرمایا کرتے تھے، لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں، بعض عالم ہوتے ہیں لیکن غصہ ور اور مغلوب الغضب، بعض حلیم اور بردبار سمجھتے ہیں لیکن جاہل اور علوم و فنون سے بے بہرہ، حضرت شداد ان لوگوں میں ہیں جو علم و حلم کے مجمع البحرین تھے۔ حدیث میں فہم و بصیرت حاصل تھی اور اصول درایت اور نقد سے کام لیتے تھے، حضرت ابوذر غفاریؓ جن کے زہد و قناعت اور ترک دنیا کی حدیثوں نے تمام شام میں کھلبلی ڈال دی تھی ان کے متعلق رائے دیتے ہیں۔

كان ابوذر يسمع الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه الشدة ثم يخرج الى قومه يسلم لعله يشدد عليهم ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرخص فيه بعد فلم يسمعه ابوذر فيتعلق ابوذر بالامر الشديد۔

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث جس میں شدت اور سختی ہوتی تھی سنتے تھے، پھر اپنی قوم میں جا کر اس کی اشاعت کرتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سخت حکم میں رخصت عطا کر دیتے تھے، لیکن ابوذر کو خبر تک نہ ہوتی اس پر وہ اپنی اسی شدت پر قائم رہے۔

حضرت شداد کے سلسلہ میں جو حدیثیں مروی ہیں ان کی تعداد ۵۰ ہے، انہوں نے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کچھ کعب احبار سے حدیثیں سنی تھیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں بہت سے اہل شام ہیں، منتخب حضرات کے نام یہ ہیں۔

محمود بن لبید، یعلیٰ، ابوالاشعث صنعانی، ضمرۃ بن حبیب، ابوادریس خولانی، محمود بن ربیع، عبدالرحمان ابن غنم، بشیر بن کعب، جبیر بن نفیر، ابواسماء رحبی حسان بن عطیہ عبادہ بن نسی کندی۔

اخلاق :- اخلاق و عادات یہ تھے کہ نہایت عابد و پرہیزگار تھے، خدا سے ہر وقت خوف کھاتے تھے بسا اوقات رات کو آرام فرمانے کے لئے لیٹتے، پھر اٹھ بیٹھتے اور تمام رات نماز پڑھتے، کبھی کبھی منہ سے نکلتا: "اللّٰھم ان النار قد حالت بینی وبین النوم" خدایا آتش جہنم میرے اور نیند کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ اسد بن وداعہ کا یہ فقرہ بھی اس مقام پر قابل لحاظ ہے کہتے ہیں:۔

کان شداد بن اوس اذا اخذ مضجعہ من اللیل کان کالحبة علی المقلی۔

شداد جب رات کو لیٹتے تو خوف سے اس قدر بے چین اور متاثر ہوتے جیسے بھاڑ میں چنا۔

نہایت حلیم اور کم سخن تھے تاہم جب گفتگو کرتے تو دل آویز اور شیریں ہوتی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ شدادؓ دو خصلتوں میں ہم سے بڑھ گئے۔

ببیان اذا نطق و بکظم اذا غضب

"بولنے کے وقت وضاحت بیان میں اور غصہ کے وقت حلم، عفو اور درگزر میں۔"

حفظ لسان اور کم سخنی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ سفر میں تھے غلام سے کہا چھری لاؤ، اس سے کھیلیں۔ ایک شخص نے ٹوکا تو فرمایا:۔ ماتکلمت بکلمة منذ اسلمت وانا اخطمھا وازمھا الا کلمتی ھذہ فلا تحفظوھا عنی

(جب سے مسلمان ہوا میرے منہ میں لگام رہی آج یہ کلمہ منہ سے نکل گیا تو تم اس کو بھول جاؤ)

مسلمانوں کے انقلاب اور تغیر کو نہایت سختی سے محسوس کرتے تھے ایک مرتبہ رونے لگے لوگوں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھے اپنی امت کے خواہش نفس اور شرک میں مبتلا ہونے کا خوف ہے، میں نے عرض کی کیا آپ کی امت مشرک ہو جائے گی؟ فرمایا ہاں لیکن اس طرح کہ سورج، چاند، بت، پتھر کو نہ پوجے گی البتہ ریا اور مخفی خواہشوں کا غلبہ ہوگا، صبح کو آدمی روزہ دار اٹھے گا لیکن جب خواہش تقاضا کرے گی تو وہ روزہ بے خوف و خطر توڑ دے گا۔

مریضوں کی عیادت کرتے تھے، ابو اشعث صنعانی شام کے قریب مسجد دمشق میں تھے کہ حضرت شداد و صنابحی سے ملاقات ہوئی، پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب دیا ایک بھائی بیمار ہے اس کی عیادت کو جاتے ہیں، یہ بھی ساتھ ہو گئے اندر جا کر مریض سے پوچھا کیا حال ہے بولا اچھا ہوں، حضرت شداد نے کہا

ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا

یعنی میں تم کو مرض کے کفارہ گناہ ہونے کی بشارت سناتا ہوں، حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص خدا کے ابتلا میں حمد کرے اور راضی بہ رضا ہے تو وہ اس طرح پاک و صاف اٹھتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے ہوا تھا۔ بارگاہ رسالت میں خصوصیت اور حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فتح مکہ کے دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بقیع تشریف لے گئے تو حضرت شداد ہمراہ تھے، اور آپ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

ایک مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر تھے، چہرہ پر اداسی چھائی ہوئی تھی، ارشاد ہوا کیا ہے؟ بولے یا رسول اللہ مجھ پر دنیا تنگ ہے فرمایا تم پر تنگ نہ ہوگی شام اور بیت المقدس فتح ہوگا اور وہاں تم اور تمہاری اولاد امام ہوگی۔ یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری اتری وہ اپنی اولاد کے ساتھ بیت المقدس میں اقامت گزیں ہوئے اور تمام شام کے علم و فضل میں مرجع بن گئے۔

مجاہد ملت
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رح

از قلم طالوت احمد نواسہ حضرت جالندھری غفرلہ مدظلہ

مرحوم کی زندگی سراپا عمل تھی اور اس کی صحیح تصویر تو صاحب علم و قلم اور صاحب بصیرت ہی کھینچ سکتے ہیں۔

حضرت مرحوم دیکھنے کو ایک بے تکلف دیہاتی اور کسان اور زمیندار نظر آتے تھے۔ سادگی ان پر ختم تھی۔ ایک نظر دیکھ کر کوئی محسوس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کوئی بہت بڑے عالم دین اور کہنہ سال خطیب ہیں، منبر پر بیٹھ جانے کے بعد یا کسی میٹنگ میں شرکت کے بعد ان کے جوہر کھلتے۔ بالغ نظری حاضر جوابی سے خدا داد صلاحیتوں کا پتہ چلتا۔ فوت ہونے سے چند سال قبل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحق زید مجدہم نے مولانا کی تقریر کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ... امیر حضرت متکلم اسلام خطاب فرمانے تشریف لاتے ہیں یہ لفظ کہا تھا سننے والوں نے محسوس کیا

ع ولی را ولی مے شناسد

واقعی شیخ الحدیث جیسے عبقری شخصیت دور کے علماء کی عظیم شخصیت کے تعارف کے لئے لفظ متکلم الاسلام کا انتخاب فرمایا۔ مرحوم سرزمین جالندھر کے نامور فرزند تھے حضرت مولانا خیر محمد کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کی اور تکمیل حدیث دارالعلوم دیوبند میں ہوئی۔ ان کے استاد خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری شیخ الحدیث تھے مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحب کے منتخب شاگردوں میں سے تھے۔ اور شاہ صاحب نے آپ

کو بے پناہ عقیدت تھی۔ اور حضورؐ کی مرتبت (روحی وجدی فداہ) کی ناموس کے لیے آپ نے مدت العمر جس بے جگری سے قربانی دی وہ درحقیقت شاہ صاحب ہی کی تربیت کا اثر تھا۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ اس فتنہ کی حقیقت کو خوب بھانپ گئے تھے۔ اور آپ کے احساسات اس معاملے میں بڑے نازک تھے۔ نزاکت احساس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ علامہ اقبال مرحوم کی توجہ اس جانب مبذول کرائی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے بہاولپور کے معرکۃ الآرا مقدمہ میں شدید علالت کے باوجود تشریف لاکر مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت فرمائی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آخری دنوں میں خدام اور شاگردوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ شفاعت رسول کی ضرورت ہے تو امت کو مرتد ہونے سے بچاؤ۔ حضرت شاہ صاحب کے ان احساسات کا اثر شاگردوں نے قبول کیا۔ مولانا جالندھری کب پیچھے رہنے والے تھے۔ استاد کی بات پلہ باندھی اور کالمرای میں کھپا دی۔ مجلس احرار اسلام کے مدت العمر صف اول کے رہنما رہے اور آخر میں اپنی تمام زندگی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دی۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت کی باریکیوں کو عوام کے سامنے اس انداز سے پیش کیا کہ حضرت امیر شریعت نے آپ کو وکیل ختم نبوت کے معزز لقب سے نوازا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ایشیا کا وہ عظیم خطیب (امیر شریعتؒ) جس کی خطیبانہ عظمتوں کا اعتراف گنگا وجمنا کی موجوں، جامع مسجد دہلی کے بلند و بالا میناروں اور تاج محل وآگرہ کے در و دیواروں کو بھی ہے۔ اس نے متعدد مواقع پر مولانا محمد علی جالندھری کے بعد تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ بعض شہروں کی موثق شہادتیں موجود ہیں کہ حضرت جالندھری کی تقریروں میں شاہ جی محو حیرت رہے اور بعد میں یہ کہہ کر جلسے کے خاتمے کا اعلان کر دیا کہ بھائی محمد علی کی تقریر پر غور کرکے عمل کی ضرورت ہے، مزید تقریر کی ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ جی فرمایا کرتے تھے کہ میرا محمد علی جالندھری بھی محمد علی جوہر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اردو میں اور یہ پنجابی میں تقریر کرتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ جیسا عوامی خطیب چشم فلک نے بہت کم دیکھا ہوگا۔

زمانہ تدریس میں بھی یہ حال تھا کہ منطق فلسفہ کی انتہائی پیچیدہ گتھیوں کو چٹکیوں میں سلجھایا اور غبی سے غبی طالب علم کو مطمئن کر دیا۔

خطابت کا دور آیا تو عشاء سے صبح تک نیلی چھت کے نیچے لاکھوں کا مجمع وکان علی رؤسہم الطیر کی تصویر بنے رہے۔ عام فہم زبان میں مثالوں کے ذریعے بات کو ہر سامع کے ذہن میں بٹھا دیا۔ کئی دفعہ تقریروں پر مقدمات بنے۔ استغاثہ نے خوب نمک مرچ لگائی لیکن اس لوریہ نشین نے جوابی کاروائی خود کرکے وکلاء ہی نہیں ججوں کو بھی محو حیرت کر دیا۔ قبل از تقسیم انگریزوں نے اور پاکستان بننے کے بعد انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے بیان کرنے پر آپ کو بار بار جیل میں ڈالا۔ آپ نے پس دیوار زنداں رہ کر مصر اور سکہ کے قید خانہ کو یاد کرکے سکون قلب حاصل کیا۔ اور یوں خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت پوری کی ۱۹۴۲ء کے قریب کا قصہ ہے کہ آپ ملتان مجلس احرار اسلام کے جلسہ میں تشریف لائے ملتان کے ساتھی مسحور ہو گئے اور صدر احرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کو درخواست کی کہ یہ گوہر تابدار مستقلاً ہمیں دے دیا جائے آپ کے پیر و مرشد حضرت رائے پوریؒ کا اشارہ ہو گیا آپ نے حامی بھرلی۔ سعادت مندی کا مظاہرہ یوں کیا کہ تادم آخر وعدہ نبھایا جیل وغیرہ کی جبری بندشوں کو چھوڑ کر کبھی بھی ملتان کا جمعہ ناغہ نہ کیا۔ ابتدا میں حسین آگاہی مسجد سرکلر جو کہ اب محکمہ اوقاف میں ہے۔ خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر سلسلہ خطابت (خونی برج) مینار والی مسجد میں منتقل ہو گیا۔ ملتان میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی۔

لیکن ۱۹۴۷ء تقسیم ملک کے بعد حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ ملتان تشریف لائے تو مدرسہ ختم کر دیا۔ اور سب کچھ حضرت الاستاذ کے سپرد کرکے خیر المدارس کی ترقی کا باعث بنے اور خود تبلیغی مشن کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت امیر شریعت کو آپ پر حد درجہ اعتماد تھا۔ اہم امور میں لازماً آپ ہوتے اور زندگی کے مخلص ساتھی اور رفیق بھی آپ۔ چنانچہ تقسیم کے بعد حضرت شاہ جی نے پاکستانی سیاست کو خیرباد کہہ دیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈالی اور آپ کو ساتھ لیا۔ بعض پرانے ساتھی اور سیاسی ورکر اور سیاسی کام کرنے والے سیاست کے شائق تھے تو جماعت کو بانٹ دیا گیا کہ دونوں کام ہوتے رہیں۔ شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج دین جیسے ساتھیوں نے شاہ جی سے حضرت جالندھری مرحوم کو مانگا تو آپ نے فرمایا اسے دے کر اپنے پاس کیا رکھوں گا۔ کیسی شان والے تھے وہ لوگ جن کو اپنے ساتھیوں پر اس حد تک اعتماد تھا۔ پھر آپ نے آخر وقت تک اس کو نبھایا۔ ہزار مخالفتوں کے باوجود کام چلایا ہی نہیں اسے وسعت دی اور شاہ جی کا یہ خواب کہ مسیلمہ کذاب کے آقاؤں کے دیس میں اس کا تعاقب ہو حضرت جالندھری مرحوم کے دور امارت میں شرمندۂ تعبیر ہوا۔ حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے تین سال تک بیرونی دورے

باقی صفحہ ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے دو شرمناک فریب

مولانا تاج محمد صاحب ۔۔۔ جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں جب لڑائی شروع ہو جائے گی تو قیامت تک موقوف نہ ہو گی۔ اور قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ ہماری امت کے چند قبیلے مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے۔ چند قبیلے ہماری امت کے بت پرستی کرنے لگیں گے اور بے شک ہماری امت میں تیس کے قریب دجال ہوں گے۔ (بخاری شریف میں ہے دجال و کذاب ہوں گے) ہر ایک ان کا دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ہماری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ جو کوئی بھی ان کی مخالفت کرے گا ان کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

حدیث کے مطابق دو لفظ قابل غور ہیں (۱) کذاب (۲) دجال۔

کذاب کے لغوی معنی ہیں کثرت سے جھوٹ بولنے والا۔ دجال کے لغوی معنی ہیں کثرت سے فریب دینے والا۔

جو لوگ اہل علم ہیں وہ تو قرآن و حدیث کی رو سے کذاب و دجال کو پہچان سکتے ہیں اور ان کے فریب سے بچ سکتے ہیں، مگر جو لوگ قرآن و حدیث سے واقف نہیں ہیں ان کا بچنا بہت دشوار ہے۔ اس لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کذاب و دجال کی نشانی ایسے عام فہم لفظوں میں فرمادی ہے کہ جس کو تھوڑی عقل والا آدمی بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔

وہ نشانی یہ ہے کلھم یزعم انہ نبی اللہ یعنی ہر ایک ان کا یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی اللہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب و دجال ہے۔ یعنی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا ہی کذاب و دجال ہونے کی نشانی ہے، اس لئے کہ ہر قسم کی نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**۔ اگر آپ کے بعد کسی قسم کے نبی کا ہونا جائز ہوتا تو آپ کذاب و دجال کی یہ نشانی نہ بتاتے۔

یہاں پر لا نبی بعدی میں لا نفی جنس ہے جو استغراق کے لئے ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص کسی قسم کا بھی نبی نہیں ہو سکتا۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت کے ظہور کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے ان میں تین صفتیں پائی جائیں گی:-

(۱) باوجود دعویٰ نبوت کے اپنے آپ کو امتی نبی کہیں گے۔

(۲) کثرت سے جھوٹ بولیں گے

(۳) بڑے فریبی ہوں گے۔

اس حدیث کی رو سے جب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت پر غور کرتے ہیں تو یہ تینوں صفتیں مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں:-

۱ مرزا صاحب کی دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء کے بعد کی کسی کتاب کو بھی اٹھا کر دیکھ لو ہر جگہ بار بار یہی لکھا ہوا دیکھو گے کہ میں "امتی بھی ہوں اور نبی بھی" مرزا صاحب میں اس پہلی صفت کا پایا جانا ان کا اپنا اقرار ہے۔ کوئی بھی قادیانی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

(۲) دوسری صفت کثرت سے جھوٹ بولنا بھی مرزا صاحب میں روز روشن کی طرح پائی جاتی ہے۔ مرزا صاحب جھوٹ بولنے میں ایسے دلیر تھے کہ بے شمار جھوٹی باتیں قرآن و حدیث کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ اربعین ۳ ص ۵ مطبوعہ ۱۹۳۶ء بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پر لکھتے ہیں۔

"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے سب جھوٹ ہے، بلکہ اس بارے قرآن و حدیث میں ان مضامین کا کوئی پتہ نہیں۔

مرزا صاحب اربعین ۳ ص ۹ پر لکھتے ہیں "مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔"

مرزا صاحب نے اپنی کتاب اربعین میں جو کچھ لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے۔ نہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے ایسا لکھا اور نہ ہی مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے۔

(۳) تیسری صفت یعنی دجال کا بڑا فریبی ہونا۔ اس صفت میں بھی مرزا صاحب اپنی نظیر آپ ہیں۔ دجل کی صرف ایک مثال ہی چشم بینا کے لئے کافی ہے۔

مرزا غلام احمد نے جس طرح مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اسی طرح خاتم الخلفاء ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خلیفہ ہوں۔ کسی نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ خلافت تو تیس برس تک ختم ہو چکی اب آپ خاتم الخلفاء کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب اپنی

کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں:۔

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المہدی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ مگر وہ حدیث جو معترض نے پیش کی ہے۔ علماء کو اس میں کئی طرح کی جرح ہے۔ اور اس کی صحت میں کلام ہے۔"

مرزا غلام احمد نے اس عبارت میں یہ فریب کیا ہے کہ اس حدیث کو جس میں یہ ذکر ہے کہ بعض خلیفہ کے لئے آسمان سے آواز آئے گی، بخاری شریف کی طرف منسوب کر دیا ہے پھر اہل سنت وجماعت کے مشہور قول کو کہ قرآن مجید کے بعد تمام کتابوں سے صحیح تر کتاب بخاری شریف ہی ہے۔ ذکر کرکے اس پر زور دیا تاکہ لوگ سمجھیں کہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ اور جو حدیث معترض نے پیش کی ہے بمقابلہ اس حدیث کے ضعیف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو حدیث بخاری شریف کا حوالہ دے کر پیش کی ہے اس قسم کی کوئی حدیث بخاری شریف میں قطعاً قطعاً نہیں ہے اور نہ ہی ایسے مضمون کی کوئی حدیث ہے۔

اب آگے چلئے، یہ بات ایک لطیفہ بن جاتی ہے کہ "شہادۃ القرآن" کی مذکورہ بالا عبارت سے پیشتر مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ:

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی اپنی صحیحوں میں اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ اور حصر کے طور پر دعویٰ کرکے بتلا دیا کہ فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام مہدی کا نام تک نہیں لیا۔ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔"

اب سوال یہ ہے کہ جب امام بخاری نے امام مہدی کا نام تک ہی نہیں لیا تو پھر یہ حدیث ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المہدی بخاری شریف میں کہاں سے آگئی؟

یہ تھا مرزا صاحب کا دوسرا فریب کہ جہاں ان کو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ امام مہدی نہیں ہوں گے وہاں یہ لکھ دیا کہ امام بخاری نے اپنی بخاری میں امام مہدی کا نام تک نہیں لیا۔ اور جب ایک معترض نے ان کے خاتم الخلفاء ہونے پر اعتراض کیا تو اس کے جواب میں لکھ دیا کہ ہٰذا خلیفۃ اللہ المہدی بخاری شریف میں ہے۔ یا یوں کہیئے کہ مرزا صاحب کو معترض کا جواب لکھتے وقت اپنے حافظہ کے نقص کی وجہ سے اپنی پہلی تحریر یاد نہیں رہی۔ اس صورت میں بھی مرزا صاحب مشہور مثل کے مطابق دروغ گو حافظہ نباشد دروغ گو ہی ثابت ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔ کسی صاحب نظر نے مرزا صاحب کی تاریخ وفات خوب نکالی ہے:

الدجال الواحد من ثلاثین

۱۳۲۶

ایک مدعیِ نبوت کا عبرتناک انجام

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا ڈرامہ رچایا بالآخر ان کا انجام نہایت... افسوسناک وعبرتناک ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہمارے سامنے ہے اور اس کا انجام بھی بڑا ہی عبرتناک ہونا خود ان کے گھر کی شہادتوں سے واضح ہے جس میں مجال انکار نہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ زائرے کے دارالحکومت کنشاسا میں پیش آیا۔ روزنامہ ملت لندن رپورٹ پیش کرتا ہے کہ زائرے کے دارالحکومت کنشاسا کے عوام کو اس مبینہ نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کی موت اور دوبارہ زندہ ہونے کے ڈرامے کا سامنا کرنا پڑا۔ پچاس سالہ ایلی میلا نے ۱۹۸۰ء میں موت کا دعویٰ کرنے کے بعد ایک مذہبی گروہ تشکیل دیا تھا۔ سابق فوجی کپتان اور یوگنڈا میں زائرے کے سابق سفیر نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد روحانی علاج کا... دھندا بھی شروع کر رکھا تھا۔ ایلی چیلا نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ موت کے بعد تین دن کے اندر اندر زندہ ہو جائے گا۔ پھر خبر دی گئی کہ ایلی چیلا چل بسا۔ ایلی کے گروہ میں سرکردہ شخصیات بھی شامل تھیں جب شنگل کر ایلی کی موت کا اعلان کیا گیا تو اس کے ہزار عقیدت مندوں نے اسے خراج عقیدت پیش کرنا چاہا عقیدت مندوں کو ایک (جھوٹا) صندوق دکھایا گیا جس کے ایک حصہ میں شیشہ لگا تھا اور شیشے سے ایک چہرہ نظر آ رہا تھا۔ مدعی نبوت کے چیلوں نے اس کے بعد یہ

باقی صفحہ ۲۰ پر

ایک خطرناک اور عیار فتنہ

مولانا احمد اشرف صاحب رازی ...... سورت انڈیا

اہل بصیرت حضرات پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فتنۂ قادیانیت مسلمانوں اور ممالک اسلامیہ کے لیے بعض حیثیتوں میں تمام پرانے فتنوں سے زیادہ خطرناک ہے اس فتنہ کی تاریخ اور بانی فتنہ مرزا قادیانی کے اپنے بیانات اس پر شاہد ہیں کہ دراصل یہ ایک پولیٹیکل جماعت ہے جس کو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے، مسلمانوں کو اصول اسلام سے ہٹانے، انگریزوں کی پوری اطاعت پر مجبور کرنے، ممالک اسلامیہ میں فساد برپا کرنے کے لیے انگریزوں کی جعلساز سیاست نے جنم دیا ہے۔ مگر مسلمانوں میں یہ دسیسے صرف مذہبی لباس میں کارگر ہو سکتے تھے۔ اس لیے شروع سے تبلیغ اسلام کا نام دے کر اس ٹولے کو کھڑا کیا گیا۔ مرزا غلام قادیانی نے پہلے اپنے آپ کو صرف ایک مبلغ اسلام کے نام سے پیش کیا۔ اسلام کے مخالف مذاہب کے مقابلہ میں چند رسالے اور کتابیں تحریر کر کے مسلمانوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ اس کے بعد تدریجی طور پر مجدد، مہدی، محدث، وغیرہ کے دعوؤں کا سلسلہ چلتا رہا۔ مسلمان قوم اپنی پرانی فطرت کے مطابق خدمت اسلام کے نام پر ان کا شکار ہوتی گئی۔ کیونکہ مجدد یا محدث یا مہدی ہونا کسی مسلمان کا کچھ مستبعد یا شرعی قواعد سے ناجائز نہ تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا گرا ہوا کیریکٹر اور معاملات میں کھلا جھوٹ لوگوں پر ظاہر ہونا شروع ہوا۔ سمجھدار اور دیندار طبقہ پہلے ہی سے ان سے بیزار ہو گیا۔ لیکن دوسری طرف کچھ جاہل اور صاحب علم ان کے جال میں پھنس گئے۔ جو ان کے ہر دعوے کی تصدیق اور تائید کے لیے کمربستہ نظر آتے تھے۔ مرزا کا حوصلہ بڑھا اور نبوت کا دعویٰ شروع ہوا۔ ابتداء میں مسیح موعود بنے پھر دبے دبے لفظوں میں بروزی، مجازی، لغوی وغیرہ تاویلات کی آڑ لے کر نبوت کے دعوے کرتے گئے اور جب جال میں پھنسے ہوئے لوگوں نے اس کو بھی مان لیا تو کھلے طور پر نبوت، رسالت، شریعت، وحی سبھی کچھ ان کے دعووں میں صاف طور پر شامل ہو گئے۔

فتنۂ مرزائیت اور علمائے اُمت

حق پرست علمائے امت کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ کسی مسلمان کی زبان و قلم سے کوئی عقیدہ کفریہ ظاہر ہو تو اس پر کافر کا فتویٰ لگانے میں جلدی نہیں کرتے بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے اس کے کلام کی تاویل کر کے اس کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں اور جب تک وہ اپنی مراد کو اسطرح واضح نہ کر دے جس میں تاویل نہ چل سکے اس وقت تک اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے۔ مرزا قادیانی کے بارے میں بھی ان حضرات کا یہی طریقہ رہا۔ جب تک اس نے صاف اور صریح طور پر نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا بلکہ مہدی، مجدد و مسیح موعود کہتا رہا۔ اگرچہ ان دعوؤں سے بھی دعوےٰ نبوت کی بو آتی تھی۔ لیکن علماء نے کافر کا فتویٰ لگانے سے اس وقت گریز کیا جب تک اس نے ظاہر اور صریح طور پر اپنے دعوؤں میں نبوت، رسالت، وحی، شریعت کو صاف طور سے اظہار و اعلان نہ کیا۔ لیکن جبکہ اس نے ظاہر میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا تو تمام علمائے ہند نے متفقہ طور پر مرزا کے کافر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کی مثال کے لیے ہم ایک رسالہ "القول الصحیح فی مکائد المسیح" پیش کر سکتے ہیں جس میں ہندوستان کے ہر صوبے اور ضلع کے سینکڑوں علماء کی تصدیق موجود ہے۔ دوسری جانب خود مرزا غلام کے قول کے مطابق۔

یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا، اب انگریزوں ہی کے سائے میں پھولنے پھلنے لگا تھا۔ ان کی تبلیغ کا رُخ اب غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام سے ہٹ کر خود..... مسلمانوں کو کافر بنانے کی جانب مڑ گیا۔ علمائے اسلام سے مناظروں کے چیلنج وغیرہ شروع ہوئے۔ مناظروں میں ہر جگہ شکست فاش ہونے کے باوجود اپنی فتح و کامرانی اور نصرت کے راگ الاپنے کو اپنی زندگی کا شعار سمجھ لیا۔ پروپیگنڈے کی دنیا میں انگریزوں کی حمایت سے ایک مقام حاصل کر لیا۔ لیکن ایسا کر کے ان کا دھوکہ اور فریب ہندوستانی مسلمانوں پر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا جب یہاں کی ہوا راس نہیں آئی۔ تو اسلام اور..... مسلمانوں سے دور یورپ میں جا کر تبلیغ اسلام کا نقارہ بجایا اسلامی قبا کی دھجیاں اڑا کر کے ہوا پرست یورپین تہذیب سے اسکو سدھارنے کی ناکام کوشش شروع کر دی قرآن مجید میں تحریف کر کے مغرب زدہ اقوام کو خوش رکھنے کی کوشش کی۔ ایک طرف یورپ میں اسلام کے نام سے دوسری طرف ہوائے نفسانی کے مطابق اسلام سے ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ دام قریب آنے لگا گویا۔

"رندکے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی"

ان چالاکیوں اور انگریزوں کے لطف و کرم کے سہارے یہ جماعت زور پکڑتی چلی گئی۔ اب اس کے پودے لگانے والوں کے لیے پھل حاصل کرنے کا وقت آ گیا کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں اور ان کو انگریزی اطاعت پر لگا دیں چنانچہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں اس پارٹی نے پورا حق نمک ادا کیا۔ مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ قادیان میں خود کہا کہ :-

عراق کے فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریکیاں محمود کی) تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے (الفضل قادیان ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء جلد نمبر ۱۰)

انگریزوں نے اس جنگ میں عراق کو مسلمانوں سے فتح کیا تو جہاں پورے عالم اسلام میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ وہیں قادیان میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ چراغاں ہو رہے تھے۔ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سنیئے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کی بات ہے کہ احمدیوں کو اس فتح بغداد سے کیوں خوشی نہ ہو (الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۲، ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

۲۷ نومبر انجمن احمدیہ برائے جنگ کے زیر اہتمام حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یادگار جشن منایا گیا۔ مغرب کے بعد دار العلوم اور قصبہ میں روشنی اور چراغاں کیا گیا۔ (الخ) منارۃ المسیح پر گیس کی روشنی کی گئی۔ (الخ) اس سے احمدیہ پبلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پڑتی ہے جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے۔ الفضل ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء اس جنگ عظیم میں مرزائی امت نے انگریزوں کا حق نمک ادا کیا ۱۹۱۸ء میں جنگ عظیم ختم ہوئی تو اسلام سے غدار اور انگریزوں کی وفادار اس امت مرزا کو کچھ صلہ ملنا تھا۔ حکومت برطانیہ کی مزید حمایت اور تائید کے ساتھ اس نے مسلمانوں کے خلاف زور دکھانا شروع کیا۔ اور مرزائی نبوت کی جانب عام مسلمانوں کو دعوت اور نہ قبول کرنے والے سارے جہان کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

مسلمانان عالم تکفیر: صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی اپنے رسالہ کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز میں لکھتے ہیں کہ:

"ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

جس طرح موسیٰ کے وقت میں موسیٰ کی آواز تھی۔ اور عیسیٰ کے وقت میں عیسیٰ کی اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز اسلام کا شور تھا اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز بھی اسلام کی آواز ہو (الفضل قادیان جلد نمبر ۷ نمبر ۹) مرزا محمود احمد انوار خلافت صفحہ ۹۰ میں تحریر کرتے ہیں۔

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدائے تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کو اپنا اختیار نہیں۔"

"غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔" الفضل جلد نمبر ۸ صفحہ ۹۱۔

الغرض اس وقت مرزائی امت نے تمام مسلمانوں کے خلاف ہر طرح کی زبان درازی انبیاء علیہم السلام کی توہین، اپنی نبوت اور رسالت کا اعلان جابجا شروع کیا۔ اب وہ احادیث ملاحظہ فرمایئے جو ختم نبوت کے متعلق ہیں جن کو دیکھ کر کوئی منصف مزاج بھی نہیں کہہ سکتا کہ ابھی نبوت باقی ہے۔

(۱) سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تو میرے لئے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہوگا (بخاری مسلم)

حدیث لا نبی بعدی "تقریباً" ۷۰ طرق سے مروی ہے۔ لہذا یہ حدیث حکماً حدیث متواتر ہے۔ حدیث متواتر کا انکار کفر جلی ہے۔ لہذا مرزا صاحب مدعی نبوت بنکر مرتد و کافر ہوئے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام سے ۶ چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) فصیح و بلیغ کلام سے (۲) نصرت رعب سے (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) تمام زمین میرے لیے پاک کی گئی اور ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی (۵) مجھے تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) اور مجھ پر سلسلہ نبوت کو ختم کردیا گیا۔" (مسلم)

اس حدیث شریف میں اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کردیا گیا کہ مجھے تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر ایسا کامل دین آچکا ہے کہ کسی اور دین کی حاجت و ضرورت نہیں جو مرزا کو وہ نبی مان سکتا ہے جو دین اسلام اور قرآن پاک چھوڑ کر ایک نیا دین و مذہب اختیار کرنا... چاہتا ہو۔

(۳) حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت دونوں ختم ہو چکے ہیں۔ نہ میرے بعد کوئی رسول ہو سکتا ہے نہ کوئی نبی۔ (ترمذی)

اس حدیث شریف میں صاف طور اعلان فرما دیا کہ نہ کسی رسول و نبی کی ضرورت باقی ہے اور نہ کوئی رسول و نبی آسکتا ہے۔ اگر آنحضرت کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو سرکار دو عالم یہ اعلان نہیں فرماتے۔ اگر کوئی بدبخت نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ آنحضرت کے اس اعلان کی تکذیب کرتا ہے جو کفر کا سبب ہے۔

(۴) "حضرت ابی امامہ باہلیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت" (منتخب الکنز صفحہ ۲۴۸)

نیز ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرو پانچ وقت کی نمازیں پڑھو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو خوشی سے مال کی زکوٰۃ ادا کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (منتخب الکنز علی مسند احمد ص ۳۹۱ جلد ۵)

"نیز ابن زملؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔" (البیہقی)

(۵) حضرت عقبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی شخص نبی ہو سکتا تو عمر ابن خطاب ہوتا (الترمذی)

معزز قارئین کرام! خدارا ذرا غور تو فرمائیں کہ جہاں اور جس مکان میں صدیقؓ اور فاروقؓ جیسے عظیم المرتبت ہستیاں اور عثمانؓ و علیؓ جیسی علم و حیا سے پر شخصیتیں نہ داخل ہو سکیں اور نہ ہی دخول و شمولیت کی ضرورت تھی بھلا وہاں انگریز کا خود کاشتہ پودا اس طرح داخل ہو سکتا ہے۔

قادیانیت یہودیت کا چربہ

تحریر: محمد اشرف بی اے بہاولپور

دورِ حاضر کی دونوں عالمی طاقتوں روس اور امریکہ سمیت۔ یہودیوں کی مملکت اسرائیل کے قیام کے لیے انیسویں صدی میں یہودی سامراج نے صیہونی تحریک کو اسلام دشمنی کے جذبہ اور سیاسی مصالح کے تحت پروان چڑھانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کی یہ خونیں سازشیں تاریخ کا ایک باب بن چکی ہیں۔ "مسیح موعود" کی اصطلاح ہرگز اسلامی نہیں بلکہ یہودی اصطلاح ہے اور یہودی لٹریچر (توریت سفر تکوین کے باب ۴۸ اور سفر خروج کے باب ۲۳) میں بھی مسیح موعود کا تصور ملتا ہے۔ یہودی اپنے مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر تو ایمان نہ لائے بلکہ ان کے دشمن ہو گئے مگر "مسیح موعود" کے ہمیشہ منتظر رہے۔ بہت سے یہودیوں نے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا کہ خدا نے انہیں مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے تاکہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرے۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس میں دیکھئے لفظ "مساحیا" جیوش) اسی انسائیکلوپیڈیا کے مطالعے سے بہت سے جھوٹے مدعیان مسیح موعود ہونے کا علم ہوا ہے۔ قیامت کے قریب یہودیوں میں سے ہی دجال کا خروج ہوگا جس کے فتنہ سے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی۔ اور امت مسلمہ کو اس فتنہ سے آگاہ فرمایا ہے۔ دجال کا لقب بھی مسیح ہے وہ بھی یہودیوں کا "مسیح موعود" ہوگا جو نبوت کے دعوے کے بعد الوہیت کا دعویٰ بھی کرے گا۔ اور یہودی بھرپور ساتھ دے گا۔ یہودی ہمیشہ مسلمانوں کے دشمن رہے ہیں اور اسلامی حکومتوں میں تمام مراعات سے فائدہ اٹھانے کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں۔ قادیانیت، بہائیت، شام و عراق میں دروزی دعوی فرقے اور ترکی میں دونمہ فرقہ اسی یہودی سازش کے تلخ ثمرات ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے مسیح موعود کا دعویٰ کر کے صیہونی تحریک کو تقویت پہنچائی اور مرزا قادیانی کے جانشینوں نے یہودیوں سے خوشگوار مراسم پیدا کئے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ دوم جولائی ۱۹۲۴ء کو قادیان سے عرب ممالک کے لئے عازم سفر ہوئے تو صیہونیوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ بیت المقدس میں مرزا بشیر الدین احمد نے اعلان کیا کہ حضرت "مسیح موعود" کی وحی اور پیش گوئیوں کے مطابق یہودی ضرور اس ملک فلسطین میں آباد ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے (تاریخ احمدیت پنجم صفحات ۹،۴۰ تا ۱۴۱) یہودیوں کے خلاف فلسطینی مجاہدین کی جدوجہد کے دور میں فلسطین میں موجود قادیانیوں کا کردار شرمناک رہا۔ قادیانی تبلیغ کی آڑ میں صیہونی مقاصد کی تکمیل کے لیے خود مرزا غلام احمد قادیانی کے وقت سے ارض فلسطین میں منظم طریقے سے کام کر رہے تھے۔ الفضل قادیان مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر آشوب ایام میں جبکہ عربوں کے لیے نہ صرف اسلحہ رکھنا قانوناً ممنوع تھا بلکہ ان مجاہدین کو مارشل لاء کی عدالتیں سخت سزائیں دیتی تھیں۔ لیکن قادیانیوں نے شاٹ گن اور دیگر اسلحہ رکھنے کی اجازت حاصل کر رکھی تھی۔ اسرائیل کے قیام کے بعد قادیانی و یہودی گٹھ جوڑ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کی ناکامی پر علاقہ کبابیر، اسرائیل کے قادیانیوں نے جشن مسرت منایا اور چراغاں کیا (بحوالہ آغا شورش کاشمیری، مرزائیل لاہور ۱۹۶۸ء) عیسائی مشنریوں کو اسرائیل سے یہ شکایت رہی ہے کہ اسرائیلی انہیں تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ تاہم قادیانی مشن بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ قادیانیوں کے اسرائیلی فوج میں شامل ہونے پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ قادیانیت کے بہت سے پہلو ہیں جن کو اہل حق نے نمایاں کیا ہے تاکہ اس کا دجل و فریب کا پردہ چاک کیا جا سکے لیکن یہ امر صیغہ راز میں نہیں رہا کہ قادیانیت کسی مذہبی یا اصلاحی تحریک کا نام نہیں بلکہ مذہبی بہروپ میں اسلام دشمن عزائم کی تکمیل کے لیے برطانوی سامراج اور صیہونی تحریک کی معاون و خیرخواہ ایک سیاسی تنظیم ہے جو ابھی تک اپنے مکروہ کاروبار میں مصروف ہے۔ بقول علامہ اقبال قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ لیکن وہ وقت بھی قریب ہے جب اس تنظیم کا جنازہ نکلے گا۔ انشاء اللہ۔

بقیہ: معجزات

کے کنگن ایک دن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا؟

چنانچہ یہ پیش گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوئی اور فارس کے فتح کے بعد کسریٰ کے ہاتھوں کے کنگن سراقہ کو پہنائے گئے جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے لیکن حضرت موسیٰؑ نے قارون کی عاجزی و زاری پر کوئی توجہ نہ دی، رحمۃ للعالمین کے معجزہ میں حضرت کلیم کے اعجاز سے رحمت و کرم اور بخشش کی زیادتی موجود ہے۔

قادیانیت کے بارے میں اکابر کی آراء

مراقبہ میں یہ القاء ہوا۔ کہ گمراہی (قادیانیت) تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے۔ اگر قیامت کے دن باز پرس ہو تو کیا جواب ہوگا۔ (مولانا محمد علی مونگیریؒ، بانی ندوۃ العلماء)۔

جو مرزائی کسی مسلمان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرے گا۔ وہ اس کے ایمان کی قیمت ہوگی۔ (مولانا انور شاہ کشمیریؒ)

ناممکن ہے کہ قادیانی جماعت کی کوئی امداد اور ہمدردی ایمان خریدنے کے سوا ہو۔ (مولانا انور شاہ کشمیریؒ)

جو شخص مدعی نبوت سے نبوت کی علامت طلب کرے گا۔ وہ کافر ہوگا۔ (امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ)

قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اگر مزاحمت نہ کی گئی تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا۔ (علامہ اقبالؒ)

جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی پر کاربند ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں۔ (علامہ اقبالؒ)

سب کو چھوڑ کر قادیانیت کے فتنے کا مقابلہ کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ (مولانا انور شاہ کشمیریؒ)

ختم نبوت کے کام پر لبیک کہہ کر تیار ہو جاؤ۔ اس میں خدا کی قسم پیر مہربانیوں پر مہربانی ہوگی۔ (مولانا انور شاہ کشمیریؒ)

عقیدہ ختم نبوت مرکزی دائرہ ہے۔ جس کے چاروں طرف تمام عقائد گردش کرتے ہیں۔ اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ (عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

میں دنیاوی اعتبار سے غریب ہوں مگر میرے دل میں کونین کی راحتوں لذتوں اور عظمتوں سے زیادہ محبت و عظمت حضور علیہ السلام کی ہے میں اس عقیدہ و محبت کو عام کرنا چاہتا ہوں۔ میں مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت پر مر مٹنے کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ عقیدہ پہلے بھی ہزاروں عزیز جانوں کی قربانی سے بنپا تھا۔ اب بھی اس کا تحفظ جان عزیز کے مقدس نذرانے سے ہوگا (عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

مرزائیوں کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے (چوہدری افضل حق مرحوم)

قادیانیوں کی تحریک اسلام کے خلاف بغاوت ہی نہیں، بلکہ ان کا وجود یہودیت کا چربہ ہے (علامہ اقبال مرحوم)

قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ (علامہ اقبالؒ مرحوم)

میرے تلامذہ کی تعداد جنہوں نے مجھ سے حدیث پڑھی ہے دو ہزار ہوگی۔ ان سب کو میں وصیت کرتا ہوں کہ اس فتنہ (قادیانیت) کے خلاف پوری جد وجہد کریں۔ (امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری کی آخری وصیت)

مرزا غلام احمد قادیانی کافر دھوکے باز اور بے ایمان تھا۔ (وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

قادیانی تحریک مذہبی تحریک نہیں بلکہ خالص سیاسی تحریک ہے۔ جس پر مذہب کا خول بڑی عیاری سے چڑھا دیا گیا ہے۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

صیہونیت اور قادیانیت کا اتحاد پاکستان اور عالم اسلام کے لیے ایک ہولناک خطرے کا نشان ہے۔

کوئی قادیانی کسی حالت میں بھی اسلامی ملک کا وفادار شہری نہیں ہو سکتا۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

عجب کی بات ہے جو حکومت یا افراد اپنے وجود اور اپنی سیاست کے بارے میں رواداری گوارا نہیں کرتے لیکن دین و شریعت کے متعلق رواداری کی تلقین کرتے ہیں۔ غداری اور رواداری ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ (شورش کاشمیریؒ)

اگر ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لئے قومی غداروں کو عبرتناک سزائیں دی جا سکتی ہیں تو دینی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی اسلامی غداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ (شورش کاشمیریؒ)

قرآن کے بعد وحی اور نبوت کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے یہ ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا تمام نظام دیانت کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے۔ (علامہ اقبالؒ)

بقیہ: صدقات

میری اُمت یہ حرکتیں کرنے لگے گی تو آفات اور بلاؤں میں پھنس جائے گی اس وقت سُرخ آندھیاں، زمینوں میں دھنس جانا، صورتوں کا مسخ ہو جانا اور زلزلوں کا آنا، آسمان سے پتھر برسنا، دشمنوں کا غلبہ اور مسلمانوں پر ان کا مسلط ہو جانا طاعون اور قتل و غارت کا مسلط ہونا، بارش کا رک جانا طوفان کا آجانا، دلوں کا مرعوب ہو جانا، اور دلوں پر خوف کا مسلط ہو جانا، نیک لوگ دعائیں بھی کریں تو ان کی دعاؤں کا بھی قبول نہ ہونا، یہ سب آفات حضورؐ نے بتائیں۔ اور جس جس حرکت پر جو آفت مسلط ہوتی ہے اس کو حضورؐ نے تقریباً چودہ سو برس پہلے سے بتا دیا، متنبہ کر دیا۔ اور ہم لوگ ان کے تجربے بھی کر رہے ہیں۔ اور ایسے حرف بحرف یہ ارشادات سامنے آ رہے ہیں کہ ذرا بھی فرق نہیں ہو رہا ہے۔

دوزخ میں کافروں کی حالت زار

دوزخ ایک جگہ اور مقام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ اگر دوزخ سے ایک خشخاش کے برابر آگ لائی جائے تو کل زمین وآسمان کو ذرا سی دیر میں فنا کردے۔ دنیا کی آگ اس کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہیں۔ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔

دوزخ میں کافروں کی حالت بہت بری ہوگی۔

حضرت مقاتل کا قول ہے کہ کافر دوزخ کے اندر سب مل کر پانچسو برس تک فریاد وزاری کریں گے۔ لیکن کوئی حاصل نہ ہوگا۔ پھر پانچسو برس تک صبر کریں گے پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس وقت کہیں گے: سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ہ

حضرت کعب بن مالک سے مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے کہ دوزخی کہیں گے کہ آؤ ہم صبر کریں (شاید اللہ کو رحم آجائے) چنانچہ پانچسو برس تک صبر کریں گے اور جب یہ دیکھیں گے کہ کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو کہیں گے سواء علینا اجزعنا الخ (ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ)

محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ دوزخی دوزخ کے منتظمین سے کہیں گے۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ، اپنے رب سے دعا کرو وہ ایک دن ہی ہمارے عذاب میں تخفیف کردے۔ منتظمین دوزخ جواب دیں گے۔ اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر احکام واضحہ لے کر نہیں پہنچتے تھے۔ دوزخی کہیں گے پہنچے کیوں نہ تھے اس پر منتظمین جواب دیں گے۔ اُدْعُوْا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ تم خود دعا کرو کافروں کی دعا کا سوائے ناکامی کے اور کچھ نتیجہ نہیں جب وہ ناامید ہوجائیں گے تو کہیں گے یٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اے مالک (داروغہ جہنم) تمہارا رب تو ہمارا کام تمام ہی کردے یعنی موت ہی دے دے تو اس عذاب سے چھوٹ جائیں۔ مالک ان کو اسی برس تک کوئی جواب نہیں دے گا اسی برس میں ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہی ہوگا۔ لیکن ہر دن ہزار برس کا ہوگا (یعنی ہمارے ہزار برس کے برابر ہوگا) اسی برس کے بعد جواب دے گا تم کو یہیں رہنا ہوگا جب وہ ناامید ہوجائیں گے تو ایک دوسرے سے کہے گا تم پر جو مصیبت آئی تھی آہی گئی اب جزع فزع کرنا بے کار ہے۔ ہم کو صبر کرنا چاہیے ممکن ہے کہ صبر سے کچھ اچھا نتیجہ نکل آئے جس طرح دنیا میں جن لوگوں نے اللہ کی اطاعت پر صبر کیا تھا اور صبر دکھ کو برداشت کیا تھا (تو ان کو آج فائدہ ہوا) غرض بالاتفاق (مجبوراً) صبر کریں گے۔ اور طویل مدت تک صبر رکھیں گے۔ (مگر بے سود) پھر جزع فزع کریں گے اور طویل مدت تک کریں گے (لیکن کچھ نتیجہ نہ ہوگا) آخر پکار اٹھیں گے۔ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ۔ یعنی کوئی بچنے کا مقام نہیں۔ اس کے بعد ابلیس کھڑا ہو کر ان کو خطاب کرے گا اور کہے گا اللہ نے بلاشبہ تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو وعدے تم کو دیئے تھے۔ اس کے خلاف ہوا۔ مگر تم پر میری کوئی زبردستی نہ تھی۔ میں نے تم کو صرف دعوت دی تھی تم نے میری دعوت مان لی۔ لہذا آج مجھے ملامت نہ کرو۔ خود اپنے کو ملامت کرو (پ۱۳) ابلیس کا یہ کلام سن کر لوگوں کو خود اپنے سے نفرت ہوجائے گی اس پر ندا آئے گی جتنی نفرت تم کو (آج) اپنے سے ہے اس سے زیادہ نفرت اللہ کو تم سے اس وقت تھی جب تم کو ایمان کی دعوت دی جارہی تھی اور تم انکار کر رہے تھے یہ ندا سن کر وہ پکار اٹھیں گے اے ہمارے رب (نبی) کے قول اور تیرے وعدے کی سچائی ہم نے دیکھ لی اور سن لیا۔ اب ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹا دیں۔ ہم اچھے عمل کریں گے۔ ہم کو یقین آگیا۔ اللہ ان کی تردید میں فرمائے گا۔ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا۔

وہ تیسری مرتبہ پکاریں گے اے ہمارے رب ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور پیغمبروں کا بھی اتباع کریں گے۔ تو تھوڑی مدت کی ہم کو مہلت دے دے۔ اللہ فرمائے گا کیا تم نے اس سے پہلے قسم کھا کر نہ کہا تھا کہ ہم کو فنا نہیں پھر وہ چوتھی مرتبہ پکاریں گے اے ہمارے رب تو ہم کو (یہاں سے) نکال دے۔ ہم جو کام پہلے کرچکے ہیں ان کے سوا دوسرے عمل کریں گے۔ اللہ ان کے رد میں فرمائے گا کیا ہم نے تم کو ایسی اور اتنی زندگی نہیں دی تھی کہ اس میں جو نصیحت پکڑنے والا تھا نصیحت پکڑ لیتا۔ اور کیا تمہارے پاس ڈرانے والا نہیں پہنچا تھا۔ پھر ایک مدت تک توقف کرنے کے بعد اللہ ان سے فرمائے گا۔ کیا میرے احکام تم کو پڑھ کر نہیں سنائے گئے تھے اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے۔ یہ بات سن کر وہ کہیں گے کیا ہم پر آئندہ ہمارا رب رحم (بالکل) نہیں کرے گا۔ اس کے بعد پکار اٹھیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی ہم لوگ گمراہ ہوگئے تھے۔ اے ہمارے رب (اب کی بار) ہم کو یہاں سے نکال دے اگر پھر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم بلاشبہ ظالم ہوں گے۔ اللہ فرمائے گا اسی میں ذلت کے ساتھ رہو مجھ سے بات بھی نہ کرو۔ اس وقت وہ بالکل مایوس ہوں گے اور دعا کا سلسلہ ختم ہوجائے گا۔ اور باہم نوحہ کریں گے اور دوزخ کا ڈھکن بند کردیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرمائے۔

مطالعات وتعلیقات

از حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

نبوت وہبی ہے کسبی نہیں امت مسلمہ کے تمام اکابرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کوئی شخص کسی کی پیروی یا اتباع سے اس مرتبہ کو نہیں پا سکتا۔ اللہ اعلم حیث

لیست النبوۃ مکتسبۃ حتی یتوصل الیھا بالنسک والریاضات کما ظنہ جماعۃ من الحمقی ..... وقد افتی المالکیۃ وغیرھم بکفر من قال ان النبوۃ مکتسبۃ (الیواقت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ شفاء قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

نبوۃ کسبی نہیں کہ اسے عبادات اور ریاضات کے ذریعہ حاصل کیا جاسکے۔ جیسا کہ بعض بے وقوفوں نے سمجھ رکھا ہے.... مالکیہ اور دیگر حضرات نے اس شخص کی تکفیر کی ہے جو یہ کہے کہ نبوۃ کسبی ہے۔

قادیانیوں کے ہاں بھی یہ اصول مسلم ہے مرزا غلام قادیانی نے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں اسے تسلیم کیا ہے۔ مرزا قادیانی کا جانشین بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ:۔

نبوۃ صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے براہ راست نہیں مل سکتی اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۸ تعلیق احمدیت صفحہ ۹۶)

آیئے اس اصول کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کی ایک گستاخی ملاحظہ کریں مرزا قادیانی لکھتے ہیں،

ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کرکے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۵۰، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۱)

مرزا غلام قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نبوۃ کسبی ہے۔ جو کہ پیروی کرکے حاصل کی جاسکتی ہے اسی بنا پر اس نے اپنے بارے میں یہ نظریہ قائم کر دیا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۳)

اس وقت دیگر مباحث سے قطع نظر عرض صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ نبوۃ کسبی ہے جبکہ جانشین اس کا انکار کرتے ہیں۔ قادیانی مذہبی خودکشی کی یہ بھی ایک مثال ہے۔

قادیانی دعویٰ کی بنیاد اس بات کا قادیانیوں کو بھی انکار نہیں کہ مرزا قادیانی کے عقائد شروع شروع میں وہی تھے۔ جو مسلمانوں کے تھے۔ بعد میں رفتہ رفتہ عقیدے میں تبدیلی آتی گئی۔ اور اس موضوع پر کئی کروٹیں بدلنی پڑیں۔ سوال پیدا ہوا کہ مرزا قادیانی کے اس تبدیلی عقائد کا دارومدار قرآن کریم ہے؟ احادیث کریمہ ہے؟ قادیانی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں قرآن وحدیث میں نبی کا آنا لکھا ہے۔ اس سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ حقیقت یہی ہے کہ مرزا قادیانی کے عقائد کی تبدیلی کی بنیاد نہ تو قرآن پر ہے اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر، بلکہ مرزا قادیانی کی اپنی وحی ہے جو ٹچی ٹچی لایا کرتا تھا مرزا قادیانی کہتے ہیں:

"بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

یعنی سابقہ عقائد سے انحراف قرآن یا حدیث کی روشنی میں نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی اپنی وحی کی روشنی میں تھی۔ مرزا محمود بھی اس کا اعتراف کرتا ہے

"دعویٰ مسیحیت کی بابت بھی تبدیلی جبراً بذریعہ وحی ہوئی اور نبوت کے متعلق بھی سابقہ عقیدہ میں وحی نے جبراً تبدیلی کرائی۔" (الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۷ کالم ۳)

مرزا محمود کے بقول مرزا قادیانی کا سابقہ عقیدہ سے انحراف اسکی اپنی مزعومہ وحی تھی قرآن وحدیث نہیں مگر افسوس کہ قادیانی امت قرآن وحدیث کا نام لے کر مرزا کی نبوت کو صحیح ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں (فیا للعجب)

لغو اور بے ہودہ امر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام پر ان کی اقوام کی زبان میں وحی نازل کی جاتی تھی۔ ارشاد ہے،

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ

مرزا غلام قادیانی کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ بالکل لغو اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اسکو کسی اور زبان میں ہو (چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۹)

صحیح اور بالکل صحیح! اگر مرزا قادیانی پر جن جن زبانوں میں الہامات آتے۔ قادیانی امت نے کبھی اس پر بھی نظر کی عربی، اردو، انگریزی، ہندی وغیرہ میں الہامات آتے رہے۔ عجیب بات ہے کہ مختلف زبان میں الہامات آ رہے ہیں۔ اور کئی الہام ایسے بھی ہیں جن کا معنی ومطلب خود مرزا جی پر بھی نہ کھل سکا۔ مثلاً

"ھو شعنا نعسا۔ یہ الہام شاید عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے۔" (البشریٰ جلد ا صفحہ ۵۲)

"اپریشن عمر براطوس یا پلاطوس (ولسوٹ)، آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ ۔ ۔ ۔ اس جگہ براطوس اور اپریشن کے معنی دریافت کرنے کے ہیں کہ کیا ہیں۔ اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں"۔ (البشریٰ جلد ا صفحہ ۵۱ از مکتوبات)

یہ ہنسنے کا وقت نہیں رونے کا وقت ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک جو حادثہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ۔۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ خدا تعالیٰ غلط سلط اور مہمل الفاظ بولنے لگے۔ مثلاً "خاکسار پیپرمنٹ" (مجموعہ الہامات و مکاشفات ص۳۸) "خدا کی فیلنگ" (حقیقۃ الوحی ص۹۵) "ڈگری ہوگی" (براہین ۵ ص۲۲) شعنا نعسا وغیرہ وغیرہ۔ اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو"۔ (اربعین ۳ ص۱۰) یہ تو عجیب مریم ہے جس کی بیوی بھی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچی بات یہی ہے کہ یہ سب کمال خبطی یا خیراتی کا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ تعالی اللہ عما یقول الظالمون۔

انیس شمری کا مدعی نبوۃ امریکہ میں بفلا سے موجدنے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے بفلا کے ذریعہ ہر چیز کو ثابت کر کے شہرت حاصل کی تھی۔ اور ہر بات کو اپنے مزعومہ بفلا پہ تولا کرتا تھا بالکل اسی طرح جیسے مرزا غلام احمد قادیانی ہر بات کو اپنی وحی والہام پر پرکھا کرتا ہے۔ انیس شمری نے نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ محمد آخری نبی ہیں کیونکہ انہوں نے فائنل کتاب دی۔ مگر آپ (HE WAS NOT THE LAST MESSENGER.) آخری نبی نہ تھے۔ بلکہ آپ کے بعد بھی پیغمبر آتے رہیں گے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ آپ کے بعد جو رسول آئے گا۔ وہ اس کتاب کی تصدیق کرتا جائے گا اور اس کی تعلیم دے گا۔ دوسرے لفظوں میں انیس شمری نے "غیر شرعی نبوۃ" کی ٹانگ اڑا دی۔ اس نے اپنے استدلال میں قرآن کی آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین سے استدلال کیا ہے ہم اس وقت اس آیت کی تشریح میں جانا نہیں چاہتے نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ اس وقت ایک اور اہم بات کی طرف اشارہ کئے دیتے ہیں تاکہ کذابون دجالون کی یگانگت اور یک نظریہ واضح ہو جائے۔

ابھی چند دنوں پہلے ایک دوست نے مرزا طاہر کی ایک مطبوعہ تقریر جو انہوں نے ۱۹۸۵ کے سالانہ اجلاس منعقدہ لندن لاکر تھمادی۔ احقر نے اس کا مطالعہ کیا۔ اور اس کا جواب گذشتہ روز ہی لکھ کر فارغ ہوا ہوں۔ اس میں تقریباً وہی تمام باتیں ہیں جو امریکہ کے اس مدعی نبوت نے بیان کی ہے۔ مرزا طاہر نے غیر شرعی نبوۃ کے امکان پر جو دلائل دیئے تقریباً اسی انیس شمری نے بھی وہی دیئے۔ یہی آیت مرزا طاہر نے بھی اختیار کی ہے۔ (انشاء اللہ العزیز آپ اس کی پوری تفصیل احقر کی کتاب میں ہی ملاحظہ کریں گے) مدعیان نبوت کی یگانگت کا اندازہ کیجئے! اگر اس آیت سے مرزا طاہر امکان نبوۃ پر استدلال کر رہا ہے تو وہ بھی کر رہا ہے۔ اور پہلے مدعیان نبوت بھی کر چکے ہیں۔

GOD HAS PROVIDED POWERFULL, PHSICAL PROOF IN SPPORT OF MAY MISSION AS HIS COMMISSIONED MESSENGER TO THE NEW WORLD. MUSLIM PERSPECTIVE MAY 1988 (ISSN = 0890-9831)

مرزا طاہر اور دیگر قادیانی زعماء کے لئے لمحۂ فکریہ ہے معلوم نہیں اس کے بارے میں کیا نظریہ قائم کریں گے اور کن کن دلائل سے اس کی تردید کریں گے۔ اگر اس کی نبوت صحیح نہیں تو مرزا کی نبوۃ کیسے صحیح ہوگی؟ پھر یہ بات بھی قادیانی کتب میں موجود ہے کہ مرزا کے بعد ایک تو ہزاروں نبی آسکتے ہیں اس صورت میں کسی مرزائی کے لئے راہ فرار کوئی نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ: مدعی نبوت

(حقیقہ) اور افواہ پھیلائی کہ یہ تین دن کے بعد پھر زندہ ہو جائیگا لیکن ہمسایوں کو اس وقت شبہ ہو گیا جب انہوں نے دیکھا کہ ایلی کی بیوی معمول کے مطابق خریداری میں مصروف ہے اور اس کے بچے اسکول ایسے جا رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے چنانچہ شکوک میں مبتلا لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر لیا اور لاش کھول کر دیکھنے کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اس پر ایلی کے چیلوں اور عام لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی (اطلاعات ہیں) ایلی کا خاندان حکام کو موت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے میں بھی ناکام رہا۔ اس پر حکام نے صندوق کھول دیا تو اس میں سے مٹی سے گوندھ کر تیار کیا گیا ایک جسم برآمد ہوا۔۔۔۔۔ بالآخر پتہ چلا کہ یہ سب کچھ ایک ڈرامے کے طور پر سارا کاروبار بنایا گیا تھا مگر اللہ کی شان کہ ایلی پیلا ہیر کے روز اپنے کمرے میں خود کو تین دن محبوس رکھنے کے بعد چل بسا

(ملت ۵ جون ۱۹۸۸ء)

بقیہ: نونہالان

کسی بھی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے! رب العزت ہمیں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز یہ فعل عظیم ادا کرنے کی توفیق تام مرحمت فرمائے۔ آمین۔

شگوفہ

اصغر علی طاہر ۔۔۔ ہر نولی شہر

ایک بادشاہ نے اپنے درباری مسخرے کو خوش ہو کر گھوڑا انعام میں دیا۔ گھوڑا بڑا مریل اور کمزور تھا مسخرہ گھوڑے پر سوار ہوا اور ایک طرف کو چل دیا۔ بادشاہ نے آواز دیکر پوچھا کیوں بھئی کہاں چل دیئے؟ مسخرے نے جواب دیا: حضور جمعہ پڑھنے۔ مگر آج تو پیر ہے بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ مسخرہ یہ سن کر گھوڑے سے اتر آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا: حضور یہ گھوڑا جامع مسجد تک جمعے کے دن ہی پہنچے گا۔

خلافتِ عبّاسیہ میں مُدعیانِ نبوّت

مولانا تاج محمد صاحب مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

۱ ایک دفعہ خلیفہ مہدی کے وقت میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ لوگ اس کو پکڑ کر خلیفہ کے دربار میں لے آئے۔ اور بتایا کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے خلیفہ مہدی نے اس شخص سے سوال کیا کہ کیا تم نبی ہو؟ اس شخص نے جواب دیا "ہاں" اس کے بعد خلیفہ نے دوسرا سوال کیا کہ تم کن لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا، اُدھر میں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ادھر لوگ پکڑ کر یہاں لے آئے۔ ایک گھڑی کے لئے کسی کے پاس جانے نہیں دیا۔ اب میں نام لوں تو کن کا لوں۔ یہ سن کر خلیفہ مہدی ہنسا۔ ڈانٹ ڈپٹ کر کے پاگل سمجھ کر چھوڑ دیا۔

۲ خلیفہ متوکل عباسی کے عہد میں ایک عورت کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، پکڑ کر خلیفہ کے دربار میں لایا گیا۔ متوکل نے پوچھا: کیا تو نبیّہ ہے؟ عورت نے جواب دیا "جی ہاں" متوکل نے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نبی مانتی ہو یا نہیں؟ عورت نے جواب دیا: بے شک ضرور مانتی ہوں۔ خلیفہ نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "لا نبیّ بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)۔ عورت نے کہا: بے شک فرمایا ہے۔ لیکن یہ تو نہیں فرمایا لا نبیّۃ بعدی (میرے بعد کوئی نبیہ نہ ہوگی) اس پر متوکل ہنسا اور اسے چھوڑ دیا۔

۳ ایک مدعی نبوت کو پکڑ کر خلیفہ مامون کے دربار میں لایا گیا۔ خلیفہ نے ازراہ تمسخر اس سے معجزہ طلب کیا۔ اس نے کہا میں سنگریزے پانی میں ڈالتا ہوں اگر گھل جائیں تو سمجھئے میں سچا نبی ہوں۔ خلیفہ نے کہا: منظور ہے۔ اس آدمی ایک پیالے میں پانی بھر کر سب کے سامنے سنگریزے پانی میں ڈال دیئے۔ وہ سب یکدم پانی میں گھل گئے۔ لوگوں نے کہا یہ جعلی سنگریزے ہیں۔ اب ہم تمہیں اصل سنگریزے دیتے ہیں۔ اگر انہیں پانی میں گھلاؤ تو جانیں۔ اس شخص نے جواب دیا۔ نہ تم فرعون سے بڑے ہو اور نہ میں موسیٰ سے بڑا ہوں۔ فرعون نے موسیٰ سے یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں تمہارے عصا کی بجائے یہ عصا دیتا ہوں۔ اور اسے اژدہا بناؤ تو جانیں۔ مامون اس لطیفے پر بہت ہنسا۔ اور اسے پاگل سمجھ کر چھوڑ دیا۔

۴ خلیفہ معتصم باللہ کے دربار میں ایک مدعی نبوت کو پکڑ کر لایا گیا۔ معتصم نے پوچھا: کیا تم نبی ہو؟ اس نے جواب دیا "جی ہاں" معتصم نے پوچھا کس کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے ہو۔ اس نے کہا: آپ کی ہدایت کے لئے۔ معتصم بولا: تم ایک رذیل انسان ہو۔ اور بڑے درجے کے احمق ہو۔ اس نے جواب دیا "جی ہاں" جیسے لوگ ہوتے ہیں ویسے ہی ان پر پیغمبر بھیجے جاتے ہیں۔ اس جواب پر معتصم شرمسار ہو گیا اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے دربار سے بھگا دیا۔

(۵) ایک دفعہ مامون کے سامنے ایک اور مدعی نبوت کو پیش کیا گیا۔ مامون نے اس سے کہا کہ کیا تم کوئی معجزہ دکھا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں ابھی دکھا سکتا ہوں۔ جو کچھ آپ کے دل میں ہے بتا دوں گا۔ مامون نے کہا اچھا بتاؤ میرے دل میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کے دل میں ہے کہ یہ شخص بڑا جھوٹا ہے۔ مامون نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ مامون نے اسے قید خانہ بھیج دیا۔ چند روز بعد اس کو قید خانہ سے بلوایا گیا۔ مامون نے پوچھا: کیا تم پر کچھ وحی اتری؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ مامون نے پوچھا: کیوں؟ اس نے جواب دیا: اس لئے کہ قید خانہ میں فرشتے نہیں آتے۔ اس جواب پر مامون ہنس پڑا اور پاگل سمجھ کر چھوڑ دیا۔

۶ محمد بن عتاب ایک شخص کا بیان ہے میں نے ہارون الرشید کے زمانہ میں ایک روز شہر رقہ میں دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے ارد گرد کھڑے ہیں۔ اور وہ آدمی بڑا مہذب اور رعب دار معلوم ہوتا تھا۔ میں نے پوچھا اسے کیوں گھیر رکھا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ میں نے کہا تم لوگ جھوٹ کہتے ہو ایسے آدمی سے یہ بات سرزد نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لوگ تو خاموش رہے۔ لیکن اس مدعی نبوت نے بگڑ کر کہا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ درست ہیں اس پر میں نے پوچھا کہ کیا تم نبوت کے مدعی ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں" میں نے کہا تمہاری نبوت کی کوئی دلیل نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ دلیل یہ ہے کہ تم "ولد الزنا" ہو۔ میں نے ضبط کر کے جواب دیا۔ بھلا پاک دامن عورتوں کو زنا سے متہم کرنا نبیوں کا کام ہے؟ اس نے کہا: میں تو صرف اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ میں تمہاری نبوت کا منکر ہوں۔ اس نے کہا اگر منکر ہو تو اپنے گھر خوش رہو، اس پر دوسرے لوگوں میں سے کسی نے اس کے پتھر مارے جس سے وہ زخمی ہو گیا اور بولا: یہ فعل ولد الزنا کا ہے۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگا: تم نے ہی میرے ساتھ یہ بھلائی نہیں کی۔ جو اس جاہلوں کے ہاتھ قتل کرا دیا۔ محمد بن عتاب کہتے ہیں کہ یہ شخص پاگل معلوم ہوتا تھا۔

۷ کوفہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دن میرے

ایک دوست آئے اور کہا کہ تم نے کچھ اور بھی سنا۔ یہاں ایک پیغمبر صاحب پیدا ہوئے ہیں۔ چلو، ان سے ملیں اور دیکھیں کیا کچھ کہتے ہیں۔ میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہوا اور ہم دونوں اس مدعی نبوت کے مکان پر پہنچے۔ وہ دروازے پر ملا۔ اور بہت کچھ عہد و پیمان لے کر ہمیں اندر لے گیا۔ یہ ایک نہایت ہی مکروہ صورت خراسانی بوڑھا تھا۔ اور اتفاق سے بھینگا تھا۔ اور میرے دوست کانے تھے۔ میرے دوست نے کہا کہ تم خاموش رہو۔ اس کے ساتھ مجھے گفتگو کرنے دو۔ میرے دوست نے اس سے پوچھا: جناب! آپ کا کیا دعویٰ ہے؟ اس نے جواب دیا: "میں نبی ہوں"۔ میرے دوست نے اس سے پوچھا: دلیل۔ اس نے جواب دیا کہ تم کانے ہو۔ اپنی دوسری آنکھ بھی نکال کر اندھے ہو جاؤ۔ اور میں پھر اسی وقت دعا کر کے تمہیں اچھا کر دوں گا۔ ہم دونوں نے کہا کہ یہ شخص پاگل ہے۔ اور ہنستے ہوئے ہم نے اپنا راستہ لیا۔

۸ خلیفہ مامون الرشید کے سامنے ایک دفعہ دس مدعیان نبوت پکڑ کر لائے گئے۔ وہ سب تعلیم یافتہ لوگ تھے۔ راستہ میں بڑی شان کے ساتھ چل رہے تھے۔ ایک شخص جو دعوتوں میں بن بلائے چلا جایا کرتا تھا وہ راستہ میں ملا۔ اس نے ان دس مدعیان نبوت کے قافلہ کو دیکھ کر گمان کیا کہ وہ کہیں دعوت پر جا رہے ہیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ جب یہ لوگ مامون الرشید کے سامنے پیش ہوئے تو تمام لوگ حیران ہوئے کہ دس کی بجائے گیارہ کیسے ہوگئے۔ جب مامون الرشید نے ان مدعیان نبوت کے قتل کا حکم دیا تو گیارھواں شخص بہت پریشان ہوا۔ اس نے کہا کہ میں تو یہ سمجھ کر ان کے ساتھ ہو لیا تھا کہ یہ لوگ کسی امیر کے ہاں دعوت پر جا رہے ہیں۔ ورنہ اصلیت یہ ہے کہ میں ان کے دعویٰ نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ مامون الرشید اور تمام لوگ ہنس پڑے۔ آخر کار فیصلے کے مطابق تمام مدعیان نبوت جہنم رسید کئے گئے۔

۹ مامون الرشید کے عہد میں ایک اور شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور اس خصوصیت سے کیا کہ میں ہی ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ جب وہ مامون کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو اس وقت ثمامہ اثرس مامون کے پاس بیٹھا تھا۔ مامون نے اس مدعی نبوت کی کیفیت سن کر کہا کہ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا کہ خدا پر بھی تہمت لگائے۔ ثمامہ نے کہا: اگر اجازت ہو تو میں اس سے

باقی ص ۳۰ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ

مرزا طاہر احمد کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج ہمیں منظور ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا اعلان

مرزا طاہر احمد سربراہ قادیانی جماعت کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہیں جو انہوں نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، شرعیت کورٹس جج حضرات اور اپنے مخالفین علماء کو بھیجا ہے۔ پاکستان اور برطانیہ کے متعدد علماء اس چیلنج کو قبول کر چکے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چار نمائندگان مولانا عبد الرحمٰن یعقوب باوا مولانا نذیر احمد طوبی مولانا اللہ وسایا مولانا منظور احمد الحسینی پاکستان سے لندن پہنچ چکے ہیں اور اس اشتہار کے ذریعے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے ــــــ کہ

★ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹ پر مبنی تھا ★

مرزا طاہر احمد کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ مباہلہ کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کریں ●●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

35, STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K Phone 01-737-8199

بزمِ ختم نبوت

تیز تلوار

افتخار احمد شہین ۔ باغ خورد ۔ اٹک

آپ کا شائع کردہ رسالہ ختم نبوت بہت ہی سبق آموز رسالہ ہے۔ اس رسالہ کو یوں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ باطل کے لئے تیز تلوار ہے۔ اور جہالت کے لئے جلتی ہوئی خوبصورت اور زیادہ روشنی دینے والی شمع ہے۔ میں آپ کے اس رسالے یعنی ختم نبوت کو بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔

برہان مبین اور بجلی کی کڑک

محمد ہاشم مہر ۔ ۔ ۔ وزیر آباد ۔ شکار پور

گذشتہ ۳ ماہ سے میں ختم نبوت کا قاری بن گیا ہوں اب تو میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے بدھ کے دن کھانا نہ ملے تو کوئی پریشانی نہیں ہے لیکن ختم نبوت جس کو میں برہان مبین اور بجلی کی کڑک بھی کہتا ہوں وہ ایک منٹ بھی لیٹ نہ ہو۔ برہان مبین اس لئے کہ محمدیوں کے اعتقاد اور بھی پکے ہوتے چلے آرہے ہیں اور بجلی کی کڑک احمقوں کے لئے (قادیانیوں کے لئے) اور یہ تو محمدیوں کی ہفتہ وار بجلی کی کڑک ہے جو ہر ہفتے احمقوں پر گر رہی ہے جس سے ان کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔

اللہ مزید ترقی دے

اشرف گل ـــــــ لندن ساؤتھ

الحمد للہ ختم نبوت ساتویں سال میں داخل ہو گیا ہے

جذبہ قابل ستائش ہے

محمد ریاض ۔ نیشنل بینک ـــــــ ایبٹ آباد

میں آپ کے ہفت روزہ کا باقاعدگی سے خریدار ہوں۔ میں اور میرے ساتھی بڑے شوق اور توجہ سے اس اہم رسالہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ قادیانی ٹولے کے خلاف جس جذبہ سے کام کر رہے ہیں قابل ستائش ہے۔ انشاءاللہ ہم کو بھی کسی بھی امتحان کے وقت پیچھے نہیں پائیں گے۔

یہ مشن بڑا مبارک ہے

سفیر منقبت محمد منیر ـــــــ میٹھن آبادی

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پابندی سے پڑھتا ہوں۔ مضامین بڑے علمی ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کی مسئلہ ختم نبوت کے حوالہ سے خبریں آتی ہیں، یہ مشن بڑا مبارک ہے، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے، اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے تمام معاونین ادارہ کو مبارک ہو۔

یہ تو ایک ہیرا ہے

حافظ محمد ادریس ـــــــ پسرور

ہم رسالہ ختم نبوت جب ہاتھ میں پکڑتے ہیں اور جب اس کو کھول کر پڑھتے ہیں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے میں تو کہتا ہوں کہ یہ رسالہ ایک ہیرا ہے۔ اور یہ تو ختم نبوت کی حفاظت اور دین و ایمان کا بنیادی تقاضا ہے ہماری دعا ہے کہ خداوند کائنات اس ہیرے کو روز افزوں ترقی نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

مرزائیت کا جنازہ

مقصود احمد، فانو

میں نے ہفت روزہ ختم نبوت دیکھا ہے اس کا سب سے انداز بیان سب سے نرالا عیار کا سے پردہ چاک کیا اس نے مرزے کی نبوت کو ... سال کے عرصہ میں اس نے مرزائی دجل و تلبیس اور عیاریوں کا پردہ جس جرأت بے باکی اور کامیابی سے چاک کیا وہ اسی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی سے نوازے۔

اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ساتھی "ختم نبوت" کے شاعر جناب قاری محمد مسلم غازی کی ہمشیرہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ ادارہ ختم نبوت کے کارکن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر، مبلغین جملہ جماعتی احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور اظہار تعزیت کرتے ہیں، اور پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

پسندیدہ رسالہ

ساجدہ بی بی ۔ ۔ ۔ ۔ مانسہرہ

ختم نبوت میرا پسندیدہ رسالہ ہے، ہر ہفتے یا اتوار کو اس کا مطالعہ کرتی ہوں اور اگلے رسالے کے آنے کا بڑی بے چینی سے انتظار کرتی ہوں، ہمارے محلہ میں اس کی بڑی شہرت ہے۔ یہ رسالہ ہمارے گھر میں سب کو بہت اچھا لگتا ہے اور بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں، خداوند کریم آپ کو اور ختم نبوت کے مجاہدین کو اور ہمت و توفیق دے۔ آمین۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: ابو سہیل

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

قصہ ایک ظالم کا

صائمہ سرور ۔۔۔ ہائی اسکول مانسہرہ

وہب بن منبہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے جابر کی روح قبض کرنے کے لئے گئے کہ اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا۔ وہ جا رہے تھے فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کی ہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا انھوں نے کہا سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی۔ جب ہی اس کا بچہ پیدا ہوا مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی جان قبض کر لوں، مجھے اس عورت کے بچہ کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ اس بچہ کا جہاں جنگل میں کوئی نہیں ہے کیا بنے گا۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو وہی بچہ ہے، ملک الموت حیرت میں رہ گئے۔ کہنے لگے مولا تو پاک ہے، بڑا مہربان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

علم کی تلاش

عطاء الرحمٰن معاویہ ۔ چونیاں

۱ جو طالب علم کے لئے نکلا وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

۲ علم کے لئے کوشش پچھلے گناہوں کی تلافی ہے۔

۳ سردار بننے سے پہلے علم حاصل کرو

۴ علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بڑھ کر ہے۔

۵ علم حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرو۔

۶ علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا

۷ جس کے ساتھ خدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

۸ دین کا عالم ہزاروں عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

۹ جن سے تم علم سیکھتے ہو یا سکھاتے ہو ان کی عزت کرو۔

۱۰ عالم اور عابد کے درمیان ستر درجے کا فرق ہے۔

۱۱ پرہیزگاری عمدہ چیز ہے اور علماء کے اندر بہت ہی عمدہ۔

۱۲ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا۔

۱۳ جس نے دین کی بات پوچھنے کے باوجود چھپائی اسے قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔

قرآنی معلومات

عبداللطیف بھٹی ۔۔۔ خانیوال

قرآن پاک میں حضرت ابراہیمؑ کو امام الناس کہا گیا

قرآن پاک کی سورۃ طٰہٰ سن کر حضرت عمرؓ ایمان لائے تھے۔

قرآن پاک کی سورۃ اخلاص میں صرف ایک نزیۃ

قرآن پاک کی سورہ فاتحہ پوری کی پوری دعا پر مشتمل ہے۔

قرآن پاک کی سورہ اخلاص کو ثلث قرآن کہا گیا۔

قرآن پاک میں مدینہ کا سابقہ نام یثرب آیا ہے۔

قرآن پاک میں حرف ث سب سے کم استعمال ہوا ہے۔

قرآن پاک میں حرف ا سب سے زیادہ آیا ہے۔

"دنیا" دین کی روشنی میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاداتِ طیبہ پینے میں

مولوی دین محمد ذکائی رستم ۔۔۔ ضلع شکارپور

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی چوس کر بغیر آواز کے نوش فرماتے غٹ غٹ کی آواز کے گھونٹوں سے کبھی نہیں پیتے تھے۔

۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھے پانی کا بہت شوق تھا، دور دور سے یعنی دو روز تک کی مسافت سے منگا کر نوش فرماتے تھے۔

۳ ازواجِ مطہرات میں چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خصوصی انس تھا اس لئے عادتِ طیبہ تھی کہ حضرت عائشہؓ جس برتن سے اور جس رخ سے پانی پیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لب مبارک اسی جگہ لگا کر پانی نوش جاں فرماتے

۴ پینے کی چیزوں میں دودھ طبیعت پاک کو سب سے زیادہ مرغوب تھا۔

۵ دودھ کبھی تنہا استعمال فرماتے اور کبھی ٹھنڈا پانی ملا کر نوش جاں فرماتے۔

۶ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپ خود سب سے آخر میں نوش جاں فرماتے اور فرماتے کہ ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔

۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام استعمال کا ہو نا

نہروں، ندیوں یا تالابوں سے پانی منگا کر نوش جات فرمایا کرتے تھے تا کہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت حاصل فرمائیں۔

۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کانچ، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتنوں میں پانی نوش فرمایا ہے

۹ آپ جو کے ستو استعمال فرماتے تھے۔

۱۰ آپ پانی بیٹھ کر تین سانسوں میں اس طرح نوش فرماتے تھے کہ ہر دفعہ برتن سے منہ مبارک لگاتے وقت بسم اللہ کہتے اور جب برتن منہ سے ہٹاتے تو الحمدللہ فرماتے۔ آخر میں الحمدللہ کے ساتھ والشکر للہ بھی پڑھا دیتے۔

سنہری اقوال

ضیاء اللہ صدر سمر یہ چک نمبر ۵۵ ۔ آر ھارون آباد

اسلام نور مطلق ہے ؎ اور کفر ظلمت محض ہے۔

اسلام حق ہے ؎ اور کفر باطل ہے

اسلام حسن مطلق اور جمال مطلق ہے ؎ اور کفر قبح مطلق ہے۔

اسلام روز روشن ہے ؎ اور کفر شب تاریک ہے۔

اسلام عزت ہے ؎ اور کفر ذلت ہے۔

اقوالِ زریں

قاری محمد حنیف شاہ بخاری، اسلام پورہ، رود کی کالووٹ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

معرفت میری اصل پونجی ہے

محبت میری بنیاد ہے۔

اللہ کا ذکر میرا مونس ہے۔

عاجزی میرا فخر ہے۔

جہاد کرنا میری خصلت ہے

صدق میرا ساتھی ہے۔

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

منافق کی تین نشانیاں

مسرت کوثر ۔۔۔ تحصیل شکرگڑھ

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے: ایک یہ کہ جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

دوسرے یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

تیسری یہ کہ وہ عدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

اقوال بوعلی سینا

از قلم جنید احمد صدیقی

دس خصلتیں تمام نیکیوں کا معدن ہیں؟ راہِ حق میں صدق، خلق کے ساتھ انصاف، اپنے نفس پر قہر، علماء کے ساتھ صحبت، ہنرمندوں کی تعظیم، چھوٹوں پر شفقت، دوستوں کے ساتھ موافقت، دشمنوں کیساتھ حلم، درویشوں کے ساتھ کرم، جاہلوں کو نصیحت کرنا

جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازے رہتے ہیں۔

استاد کی خدمت

مسرت کوثر ۔۔۔ تحصیل شکرگڑھ

استاد کی خدمت کرو۔ کیونکہ یہی وہ ہستی ہے جو ہمیں تاریکی سے روشنی کی طرف لاتے ہیں۔ والدین بچے کو عرش سے فرش پر لاتے ہیں لیکن استاد بچے کو فرش سے عرش پر لے جاتے ہیں۔ وہ ہمارے روحانی، اخلاقی والدین ہیں اس لئے ان کی خدمت کریں۔ ان کی خدمت کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔

قادیانیوں کے منہ پر طمانچہ

محمد الیاس ۔۔۔ سکھر

میں ہفت روزہ ختم نبوت بڑے شوق کے ساتھ پڑھتا ہوں، الحمدللہ یہ اہلِ اسلام کی خوش قسمتی ہے کہ یہ رسالہ ختم نبوت کا عظیم دفاع اور ملعون قادیانیوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے کہ آپ زیادہ سے زیادہ ان خبیث دجالوں کا مقابلہ کر سکیں جو قادیانی ہیں۔ آپ کے رسالے کی ہر بات بہت اچھی لیکن ایک بات میرے کو پسند نہیں اور کسی کو بھی پسند نہیں ہوگی کہ اس سور لعین، ملعون اور دنیا کی ہر گالی کے ساتھ غلام قادیانی کا نام آنا چاہئے لیکن اس رسالے میں کبھی کبھی ملعون کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھا جاتا ہے یہ خبیث کس چیز کا صاحب ہے۔ برائے مہربانی آپ سے گزارش ہے کہ اس کانے دجال کی اولاد کو صاحب مت لکھا کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری گزارش کو قبول فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔

پیغام فکر و عمل

من جانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ڈیرہ مراد جمالی

مسلمانوں کو یہ ساری خوشیاں، یہ ساری رحمتیں و برکتیں ہمیں صرف باعث تخلیق کائنات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مل رہی ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ آج ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت چل رہی ہے شعائر اسلامی کا مذاق اڑایا جا رہا ہے لیکن ہم لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھے ہیں۔ لیکن ذرا سوچئے کہ ہماری حقیقی خوشی تو اسی دن ہو گی جس دن ہمیں حشر کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا پروانہ ملے!!!

آئیے! اس پر عظمت دن سے ہم قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کریں اور عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کی ساری بہاریں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے وقف کر دیں گے اور اس مشن کے لئے

باقی صفحہ ۳۰ پر

اسلم قریشی کا بیان آئی جی پنجاب کا رچایا ہوا ڈرامہ ہے

اسلم قریشی کیس کے مدعی منظور الٰہی ملک کا بیان

پرسوں میں اپنے پارٹنر ملک محمد آصف کے لئے یو.کے کا ویزا لگوانے کے لئے لاہور گیا ہوا تھا۔ شام سات بجے واپس آیا تو اپنے عزیز ملک محمد جمیل نے بتایا کہ ٹیلی ویژن پر مولانا اسلم قریشی کو دکھایا گیا ہے اور خبروں میں بتایا گیا ہے کہ وہ ۵ سال پہلے پاکستان سے ایران چلے گئے تھے اور پاکستان کا غیر قانونی طور پر بارڈر کراس کرنے پر گرفتار کر لئے گئے ہیں ان پر مقدمہ چلا کر سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد ۹ بجے ریڈیو کی خبروں میں میں نے خود سنا کہ مولانا اسلم قریشی ایران چلے گئے تھے اور اب رضاکارانہ طور پر پولیس میں پیش ہوگئے ہیں پھر ۹ بجے ٹیلی ویژن پر میں نے خود دیکھا کہ آئی جی پولیس نے پریس کانفرنس میں ایک جانب مولانا اسلم قریشی کو بٹھایا ہوا ہے اور خبروں میں یہ بتایا گیا کہ مولانا اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ مالی مشکلات اور ختم نبوت کے خلاف قادیانی مواد چھپتے ہوئے دیکھنا برداشت نہ کر سکے تقریر کرنے جانے کی بجائے پہلے پاکستان کے مختلف شہروں میں گھومتے رہے اور پھر ایران چلے گئے اور اب ساڑھے پانچ سال بعد واپس آگئے ہیں۔ اسی طرح کل صبح کے اخبار میں مختلف من گھڑت کہانیاں قادیانی لیڈروں اور شاتروں کی مرضی سے شائع کی گئیں۔ مگر دس کروڑ مسلمانوں کو یہ بتانے کے باوجود کہ انکو قادیانی مرتدوں نے اٹھا کر ۵ سال حبس بے جا میں رکھ کر ان کو دردناک صعوبتیں اور اذیتیں نہیں پہنچائیں اور نہ ہی وہ قتل کئے گئے ہیں بلکہ وہ خود خوشی سے ایران چلے گئے تھے اور وہاں ایک راہ گزر کے ساتھ دوستی اور ایرانی فوج میں بھرتی کی کہانیاں بھی درج ہیں۔ ان کو ان کے گھر سیالکوٹ میں نہیں پہنچایا گیا۔

کل صبح میں خود اس سلسلے میں نثار احمد چیمہ آئی جی پولیس پنجاب کو لاہور ملنے جاتے ہوئے ہوئے مولانا اسلم قریشی کے گھر صبح ۷ بجے پہنچا تو وہاں سے پتہ چلا کہ آئی جی پولیس نے انہیں اپنے بچوں اور بوڑھی والدہ کے پاس نہیں پہنچایا چنانچہ میں آئی جی پولیس کے دفتر میں پہنچ گیا تو بڑی دیر تک انتظار کرنا پڑا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ آئی جی صاحب مدعی مولانا اسلم قریشی سے ملاقات سے بچنا چاہتے ہیں۔ بہر حال میں بڑی کوشش کے بعد ان سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ میں نے فوراً ہی ان سے کہا کہ آپ نے دس کروڑ مسلمانان پاکستان کو بتا دیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی زندہ ہیں اور وہ خود پاکستان سے باہر بھاگے ہوئے تھے اب واپس آگئے ہیں لیکن آپ نے انہیں اپنے گھر والدہ اور بچوں کے پاس کیوں نہیں بھیجا کیوں وہ کل صبح ۷ بجے تک گھر میں نہیں پہنچے تھے۔ لہٰذا اب ان کی ملاقات ہو سے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور تمہارے بعد کوئی اُمت خبردار اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے دیتے رہو اور اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو۔ تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اشتہار ـــــ از بندۂ خدا

کروائیں تاکہ قوم کو پتہ چل جائے کہ ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات میں شائع ہونے والی قادیانی عیاروں کی جھوٹی من گھڑت کہانیاں درست ہیں کہ نہیں۔ یا یہ کہانیاں جو آئی جی پولیس نے ذرائع ابلاغ سے شائع کرائی ہیں اور کہا کہ یہ مولانا اسلم قریشی نے انہیں بتائی ہیں وہ مولانا اسلم قریشی کی زبانی ٹیلی ویژن پر لوگوں کو سنائیں تو چیمہ صاحب نے فوراً یہ جواب دیا کہ نہ تو مولانا اسلم قریشی کی مجھ سے ملاقات کرائیں گے نہ مولانا قریشی کو ان سے کھلوائیں گے اور نہ ان سے ٹیلی ویژن پر خود اپنی کہانی اپنی زبانی بیان کرنے کو کہیں گے اس پر میں بہت مایوس ہوگیا اور ان کو کہہ دیا کہ آپ خود اور آپ کے پولیس افسران ساڑھے پانچ سال پہلے مولانا اسلم قریشی کو قادیانی مرتد دہشت پسند کمانڈوز سے اغوا کرا کے ان کو چھپا میں رکھ کر مولانا اسلم قریشی کو دردناک صعوبتیں اور اذیتیں پہنچا رہے ہیں اور ۵ ماہ پہلے ملک امان اللہ قادیانی کی گرفتاری اور ۲،۳ مہینے بعد اس سے اسی کی وہ سفید کار بھی برآمد کرنے کے بعد جب وہ مجرم ثابت ہوگیا تو اس کے دوسرے دن اب آئی جی پولیس پنجاب نے چھوڑ دیا کیونکہ جب امان اللہ قادیانی کی رہائی کے بعد میں نے چوہدری محمد امین ڈی آئی جی پولیس گوجرانوالہ سے ٹیلی فون پر پوچھا کہ آپ نے ملک امان اللہ قادیانی مرتد کو مجرم ثابت ہو جانے کے بعد کیوں رہا کیا ہے تو اس نے فوراً جواب دیا کہ ملک صاحب میں کیا کرتا۔ وہ ۲۰،۳۰ مجھ پر پکار رہے تھے اس لئے میں نے چھوڑ دیا ہے آج کی ملاقات میں معلوم ہوگا کہ ۲۰،۳۰ چوہدری امین پر لگانے والے آئی جی پولیس پنجاب نے اندر ہی حالات مجھے یقین ہوگیا ہے کہ نثار احمد چیمہ صاحب نے یہ ڈرامہ اور فراڈ قادیانی پانی کی مرضی سے رچایا ہے اور اسی طرح مولانا اسلم قریشی کو ٹیلی ویژن وغیرہ پر دکھا کر دوبارہ قادیانی پانی کمانڈوز کے حوالے کردیا ہے لہذا میں مولانا اسلم قریشی امیر المومنین پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور مخدوم سجاد حسین قریشی گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی کی ثابت شدہ قادیانی مجرموں ملک امان اللہ قادیانی مرتد، طلعت محمود ایس پی، میجر مشتاق ڈی آئی جی پولیس، آئی جی پولیس پنجاب نثار احمد چیمہ محمود رانا ایم ایس پی اور مرزا طاہر کو فوراً ہی گرفتار کیا جائے۔

حافظ عبدالوہاب جالندھری کا بیان

مدنی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے مبلغ حافظ عبدالوہاب جالندھری نے مولانا محمد اسلم قریشی کی پراسرار گمشدگی اور برآمدگی پر اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملہ کی چھان بین عدالت عالیہ کے جج صاحبان سے کرائی جائے اس معاملہ میں اسلم قریشی کو ذہنی سکون کا ملنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ صحیح حقائق آزادی سے عدالت عالیہ میں بیان کرسکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً مذہبی و بزرگان دین کی جماعت ہے اس کو کسی سیاسی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا جائے گا۔

اخبار ختم نبوت

حضرت امیر رہبر شریعت وطریقت

خواجہ خان محمد مدظلہ کا چار روزہ دورہ صوبہ سرحد

رپورٹ: محمد شعیب گنگوھی

مانسہرہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرشد العلماء، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ختم نبوت کانفرنسوں کے سلسلہ میں چار روزہ دورے پر تشریف لائے۔

۲۹ جون بعد از عشاء مرکزی جامع مسجد اٹک سے ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام جلسہ تھا حضرت اقدس اپنے رفقاء سفر راقم شعیب گنگوہی صاحب نمائندہ خصوصی ختم نبوت صاحبزادہ سعید احمد محمد حبیب صاحب اسلام اٹک پہنچے جب کہ راقم الحروف بھی حضرت امیر مرکزیہ کو مانسہرہ لانے کے لئے ویگن لے کر حاجی ملک محمد الیاس صاحب حاجی اشرف خان سرحدی اور حکیم محمد یونس صاحب کے ہمراہ پیشتر ازیں پہنچ چکا تھا۔ رات نماز عشاء کے بعد اٹک کی مرکزی عظیم الشان مسجد میں عظیم الشان جلسہ حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت ہوا۔ جس سے سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، عالمی مجلس کے نامور مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب یادگار اسلاف حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب نے خطاب فرمایا۔ امیر مرکزیہ کا قیام رات مدرسہ اشاعت الاسلام میں رہا۔ نماز فجر کے فوراً بعد حضرت امیر مرکزیہ ویگن پر مانسہرہ کے لئے روانہ ہوئے اور ۸ بجے مانسہرہ تشریف فرما ہوئے۔

دوپہر کا کھانا حضرت مولانا عبداللہ خالد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے ہاں تناول فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد مدرسہ صبر القرآن الکریم میں جلسہ کی صدارت فرمائی جبکہ علامہ خالد محمود صاحب، مولانا قاری فیاض صاحب پشاور، مولانا عبدالحئی صاحب مولانا فضل ربی، مولانا زاہد الراشدی صاحب نے فضائل قرآن پر خطاب فرمایا جلسہ کے اختتام پر درجہ حفظ و قرأت میں فارغ ہونے والے طلباء کی حضرت نے دستار بندی فرمائی اور اپنے ہاتھ سے اسناد تقسیم فرمائیں نماز عشاء کے بعد دار العلوم معارف القرآن مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا قاری فیاض الرحمٰن صاحب پشاور، مولانا محمد اسرائیل صاحب، مولانا نور الحق نور، مولانا علامہ خالد محمود مولانا زاہد الراشدی صاحب نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری محمد یوسف صاحب نے کی۔ ملک قاری عزیز العلوم صاحب قاری مصباح الاسلام، قاری عبدالرشید صاحب آف شوال

هُوَالشَّافِي — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب: موسم گرما: ۲ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ موسم سرما: ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

نے نظمیں پڑھیں۔ دوران تقاریر درجہ حفظ میں کامیاب
ہونے والے طلباء کو اور درجہ کتب میں وفاق المدارس کے
امتحان میں پاس ہونے والے طلباء کو امیر مرکزیہ حضرت
مولانا خان محمد صاحب نے اسناد عطا کیں۔ علاوہ ازیں
قادیانیت کورس میں پاس ہونے والے ۹۰ طلباء بھی
امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نے
امتیازی سندات عطا فرمائیں جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض
راقم الحروف نے ادا کیے۔ یکم جولائی کو امیر مرکزیہ مدرسہ تعلیم القرآن
تیامرا تشریف لے گئے وہاں مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک
طالب علم حافظ محمد طیب صاحب جو مولانا محمد اسلم صاحب
کے صاحبزادے ہیں ان کی دستار بندی کی گئی۔ اجلاس
شفیق الرحمن صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ ان کے بعد
قاری صباحت الاسلام نے نظم پڑھی۔ مولانا منظور الٰہی صاحب
مولانا محمد ایوب صاحب عطر شہید، مولانا محمد اسرائیل نے تقاریر
فرمائیں۔ آخر میں امیر مرکزیہ نے دستار بندی فرمائی۔ سٹیج سیکرٹری
کے فرائض راقم الحروف نے ادا کیے۔

نماز جمعہ سے پہلے امیر مرکزیہ کی صدارت میں مولانا اللہ
وسایا صاحب کا بیان شروع ہوا۔ مانسہرہ کی عظیم الشان وسیع
ترین مسجد اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھی۔ مولانا اللہ وسایا
صاحب نے قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ مولانا اللہ
وسایا نے اپنی تقریر کے آخر میں قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ
کی اپیل کی عوام نے پرجوش انداز میں تائید کی اور دونوں
ہاتھ اٹھا کر مسجد میں وعدہ کیا۔ اس موقع پر مولانا عبداللہ خالد
صاحب بھی موجود تھے نماز عصر کے بعد امیر مرکزیہ مولانا قاری
غلام رسول صاحب کی دعوت پر بلیک بالا تشریف لے گئے۔ نماز
عشاء کے بعد بلیک بالا کی مسجد میں کانفرنس ہوئی۔ قاری عبدالخالق
صاحب اسلام آبادی کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا قاری صباحت
الاسلام نے نعت پیش کی۔ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب بیرکوٹ
نے اور مولانا عبداللہ خالد صاحب اور مولانا دوست محمد صاحب
آف منگلور نے فضائل قرآن اور ختم نبوت کے موضوع پر بیان
فرمایا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب قاری محمد سلیمان عباسی
صاحب نے انجام دیئے۔

۲ جولائی حضرت امیر مرکزیہ واپس مانسہرہ پہنچے جہاں
سے مولانا عبدالحنان صاحب کے مدرسہ کا معائنہ کرنے
کے لئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کو شنکیاری میں حاجی عبدالحنان
صاحب کے گھر تشریف لائے احباب کو شرف ملاقات بخشا دوپہر
کا کھانا تناول فرمایا اور مدرسہ بیر کشمیر تشریف لے گئے بیر کشمیر
کے دینی مدرسہ کا معائنہ کیا اور دعا فرمائی۔ اس سفر میں مولانا
قاری شمس الدین صاحب، مولانا ضیاء الدین ایم شعیب گلگتی
صاحبزادہ سعید احمد صاحب، مولانا قاری غلام رسول صاحب،
سید ظہور احمد شاہ صاحب، مولانا سید اختر علی شاہ صاحب خطیب
شہزادہ مسجد ایبٹ آباد و جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت ضلع ایبٹ آباد، قاری محمد جمیل صاحب، صوفی محمد اسلم صاحب اور دیگر حضرات شامل تھے۔

رات کے کھانے کا انتظام حاجی ملک محمد الیاس صاحب کے ہاں تھا، کثیر تعداد میں معززین شہر، علماء کرام اور دیگر حضرات شامل تھے جو امیر مرکزیہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ رات گئے تک احباب موجود رہے۔ رات کو حاجی غلام رسول کے ہاں حضرت امیر مرکزیہ نے قیام فرمایا اور علی الصبح واپس تشریف لے گئے

فقط

منظور احمد شاہ آسی

نمائندہ خصوصی ہفت روزہ ختم نبوت، ہزارہ ڈویژن

دیوالہ میں مولانا اللہ وسایا کا خطاب

دیوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اللہ وسایا نے سنہری مسجد دیوالہ ضلع جھنگ میں ایک عام جلسہ سے خطاب کیا انہوں نے اپنی تقریر میں اس مسئلہ پر خصوصیت سے روشنی ڈالی کہ مسلمان غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزائیوں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا شیزان مرزائیوں کی فیکٹری ہے جس کا دسواں حصہ مرزائیت کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے اس لئے کوئی سچا مسلمان شیزان استعمال کر کے مرزائیت کی تبلیغ میں حصہ دار نہیں بن سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی اغوا کیس کے مجرموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

رحیم یار خان میں نوجوان عیسائی کا قبول اسلام

مورخہ ۲۲ جنوری کو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاضی عزیز الرحمن کے صاحبزادے مولانا قاضی شفیق الرحمن مہتمم مدرسہ جامعہ قادریہ کے ہاتھ پر ایک نوجوان عیسائی نے اسلام قبول کر لیا جسے شہر کے ایک معزز شخص نے اپنی کفالت میں لے لیا اور مدرسہ ہذا میں تعلیم کے لئے داخل کروا دیا جس کا نام پرویز سے بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا گیا۔

قادیانیوں کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) ضلع بدین میں سات قادیانیوں کا قبول اسلام پر محمد افضل علوی، چوہدری عبدالرحمن اہیری، محمد یوسف، رانا محمد احسان رانا نے کہا کہ بدین میں جن قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہم ان حضرات کو مبارکباد دیتے ہیں اور استقامت کی دعا کرتے ہیں۔

بقیہ: خلافت عباسیہ میں مدعیان نبوت

گفتگو کروں۔ مامون نے اجازت دے دی۔ ثمامہ نے کہا: اے شخص ابراہیم علیہ السلام کے پاس تو نبوت کی دلیلیں بھی تھیں۔ تمہارے پاس کون سی دلیل ہے؟ اس نے پوچھا: ابراہیمؑ کے پاس کون سی دلیلیں تھیں؟ ثمامہ نے کہا: آگ جلائی گئی اور وہ اس میں ڈال دیئے گئے۔ مگر آگ ان کے لئے ٹھنڈی اور آرام دہ ہو گئی۔ اب ہم تمہارے لئے آگ جلاتے ہیں۔ اور تمہیں اس میں ڈال دیں گے۔ یہ سن کر وہ بولا: یہ زیادہ مشکل ہے، اس سے کوئی آسان صورت بتاؤ۔ ثمامہ نے کہا تو پھر حضرت موسیٰ جیسے دلائل نبوت پیش کرو۔ اس نے پوچھا ان کے دلائل کیا تھے۔ ثمامہ نے کہا: ان کے پاس عصا تھا جب وہ زمین پر ڈال دیتے تو اژدہا بن جاتا۔ انہوں نے یہی عصا مار کر سمندر کو ٹھہرا دیا تھا۔ وہ شخص بولا کہ اس سے بھی کوئی آسان صورت نکالئے۔ ثمامہ نے کہا چلو حضرت عیسیٰؑ کے دلائل ہی سہی۔ پوچھا: وہ کیا تھے؟ کہا: مُردوں کو زندہ اور اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے تھے۔ بولا: یہ سب پر قیامت ہے۔ ثمامہ نے کہا: پھر کوئی دلیل نبوت تو ضرور ہونی چاہئے۔ اس نے کہا: میرے پاس اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے جبرائیل سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر مجھے شیطانوں کے پاس بھیجتے ہو تو کوئی دلیل دو۔ تاکہ میں اسے پیش کر سکوں۔ اس پر جبرائیل ناراض ہوئے اور کہا: تم نے خود ہی برائی سے اپنے کام کی ابتداء کی۔ جاکے دیکھو تو لوگ کیا کہتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر ثمامہ نے مامون سے کہا امیر المومنین! اس شخص کا دماغ خراب ہے۔ مامون نے کہا: ہاں میں بھی اس طرح خیال کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسے وہاں سے بھگا دیا۔ اور کہا کہ جاؤ اور جا کر اپنے دماغ کا علاج کراؤ۔

بقیہ: مولانا محمد علی جالندھری

کے دوران دنیا میں قابل فخر کارنامے سرانجام دیئے ہر جال کسی کی جانشینی کام اور عمل پر منحصر ہے تو مولانا محمد علی جالندھر حضرت شاہ جی کے سچے جانشین تھے۔ امام المحدثین حضرت انور شاہ کشمیری کے چہیتے شاگرد، مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند حضرت (امیر شریعت) کے قابل اعتماد ساتھی اور صحیح جانشین مجلس احرار اسلام کے بیدار اور مدبر راہنما قائد، سالار ختم نبوت متکلم اسلام خطیب عوام مجاہد ملت نابغۂ عصر حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ / ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء بروز بدھ دو بجکر دس منٹ پر دفتر ختم نبوت میں دنیا فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بقیہ: اوصاف حسنہ

درحقیقت یہ ہے کہ جو شخص ہر وقت حضرت حق کی حضوری کو پیش نظر رکھے اس کی ہر بات اسی نیت اور اسی ارادے سے ہوگی خواہ وہ تبلیغ دین کے متعلق ہو یا دنیوی اعمال و افعال سے تعلق رکھتی ہو۔

مراسلہ انوار الحسن مجھیہ

بقیہ: اداریہ

بعض افسوس اس پر ہے کہ پنجاب کے محکمہ اطلاعات نے قادیانی رسائل و جرائد کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے لیکن سوائے چند رسائل کی ضبطی کے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اب انہوں نے بیک جنبش قلم صدر ضیاء الحق سے لے کر ایک عام مسلمان شہری تک بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کم و بیش ایک ارب مسلمانوں کو ہی کافر بنا ڈالا۔

کربِ غمِ حسینؓ

مسلم غازی

اسی کے غم میں دل ملول آنکھ اشکبار ہے
محرم الحرام اک اسی کی یادگار ہے

حسینؓ محترم کی قدر اہلِ دل سے پوچھئے
وہ صبر اور ضبط کا عظیم کوہسار ہے

شہادتِ عظیم سے جو مرتبہ ملا اُسے
اُسی سے دینِ حق کا آج دہر میں وقار ہے

ہر ایک رسمِ ظاہری کے ہو گئے اسیر ہم
یہ گرد اپنے خواہشاتِ نفس کا حصار ہے

شہادتِ حسینؓ سے سبق جہاں نے کیا لیا ؟
کہ آج صرف ماتمِ حسینؓ کی پکار ہے !

علائقِ جہاں سے ہم شکست کھا کے رہ گئے
یہ داغ بدنما ہے وہ جو اب گلے کا ہار ہے

ہمارا ذہنِ نارسا، حقیقتوں سے بے خبر
نہ ہے خرد کا معتقد نہ کچھ جنوں سے پیار ہے

نہ سمجھی مصلحت کبھی خدائے ذوالجلال کی
نہ سمجھے آج تک بھی ہم جو نظمِ روزگار ہے

ہر ایک شے جہاں کی ہے سبق ہمارے واسطے
ہر ایک ذرہ اس جہاں کا عبرت آشکار ہے

کیا ہے ہم نے عمر بھر حقیقتوں سے انحراف
نہ دور رس نگاہ ہے نہ حسنِ اعتبار ہے

نمائش و نمود کے نشے میں یوں ہوئے ہیں مست
نہ دل میں غم کی ہے رمق نہ آنکھ اشکبار ہے

اکھاڑے ہیں جلوس ہیں عجیب دھوم دھام ہے
وہی شفق ہے شام کی، سحر بھی زرنگار ہے

ہزار بیبیاں رواں ہیں آج شاہراہ پر!
حیا تھا جن کا کل اصول اب اُن پہ بس سنگھار ہے

ہر ایک راستے پہ ہیں وہ عورتوں کے جمگھٹے
نظر ہے جن کی پُرفریب جسم اشتہار ہے

سبق نہ کچھ بھی لے سکی نبیؐ کے نورِ عین سے
ہماری ملت آج بھی ملال و غم کا شکار ہے

تحمل اور صبر ہے ہمارے دین کا اصول !
جو ایسی راہ پہ چلے، ہمیشہ کامگار ہے

ہمارا اعتقاد تو حسینؓ کی ہے پیروی
جو پیروی کا سے دور ہے وہ دوشِ دیں پہ بار ہے

وہ جس کے خوں سے لالہ رنگ آج تک ہے کربلا
وہ جراتوں کا راز دار حسینؓ ذی وقار ہے

حیاتِ ظاہری میں بھی چمن ہے اس کا بے خزاں
کہ موت بھی "شہیدؓ" کی پیامِ صد بہار ہے

نہ پوچھ مجھ سے ہم نشیں کہ دشتِ کربلا ہے کیا؟
عمل کے گلستاں کا وہ حسین سبزہ زار ہے

دیا ہے درس آپؓ نے تحمل اور صبر کا !
مگر نہ دل کو ہے سکوں، نہ غم سے اب فرار ہے

مجھے بھی غم تو ہے بہت مگر نمائشی نہیں
مری تمام زندگی، حسینؓ پر نثار ہے۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت

کانفرنس

ویمبلے کانفرنس سنٹر

لندن

چوتھی سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

کانفرنس میں

علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز، دانشور ... خطاب کریں گے

کانفرنس

انشاء اللہ ... اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
مخدوم العلماء حضرت مولانا سید
محمد اسعد مدنی
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت و حقانیت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

- حاضرین میں ... انگریزی زبان میں ... کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں ... شرکت کر کے ثابت کریں ...

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے

فون
01-737-8199